رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

تار کا پتہ
الفضل
قادیان

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار
الفضل
ہفتہ میں دوبار
قادیان
فی پرچہ ۱/

قیمت
پیشگی سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ترسیل زر بخدمت منیجر الفضل ہو

ایڈیٹر
غلام نبی

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (سنہ ۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا۔

جلد ۱۵	مورخہ ۱۴ر فروری سنہ ۱۹۲۸ء	سہ شنبہ	مطابق ۲۱ر شعبان سنہ ۱۳۴۶ھ	نمبر ۶۴

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پھیرو چیچی کے نواح میں قیام پذیر ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور کی صحت اچھی ہے الفضل کے رپورٹر نے ۱۰ر فروری حضور کی خدمت میں پہنچکر خطبہ جمعہ قلم بند کیا۔ جو اگلے پرچہ میں شائع کیا جائے گا۔

۹ر فروری کی مولوی ذوالفقار علی خاں صاحب ناظر اعلیٰ نے اپنے لڑکے حبیب اللہ صاحب کے ولیمہ کی تقریب پر ہائی سکول کے ڈائننگ ہال میں ایک شاندار دعوت دی۔ جس میں نظارتوں کے کارکنوں کے علاوہ دوسرے دوستوں کی بھی خاصی تعداد مدعو تھی۔

آج (۱۲ر) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ تشریف لائے اور آج ہی واپس تشریف لے گئے۔

مہر قاسم علی صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی انجمن تبلیغ الاسلام سکھر کے جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔

رسول کریم صلعم کی سیرت پر مضمون لکھنے والوں کو تین انعام

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ سیرت پر مضامین لکھنے والوں کے لئے انعامات کا جو اعلان ایک گذشتہ پرچہ میں ہو چکا ہے۔ اس کی طرف پھر توجہ دلائی جاتی ہے۔ پہلا انعام اس غیر مسلم مرد یا خاتون کو دیا جائے گا۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (۱) پاکیزہ حالات زندگی (۲) بنی نوع انسان پر آپ کے احسانات (۳) مخلوق کے لئے آپ کی بے نظیر قربانیاں میں سے کسی موضوع پر بہترین مضمون لکھکر ۲۰ر جون کے مجوزہ جلسہ میں کسی جگہ سنائے گی۔ ایسا مضمون جہاں سنایا جائے۔ وہاں کی جماعت احمدیہ کے امیر یا سیکرٹری کے ذریعہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں بھیجا جائے۔ اچھے درجہ کے مضامین میں سے اعلیٰ مضمون پر پچاس روپے انعام دیا جائے گا۔ مضمون ۱۶ صفحہ فلسکیپ سائز سے کم نہ ہو۔

دوسرا انعام پچیس روپے اس مسلمان خاتون کو مندرجہ بالا شرائط پر دیا جائیگا۔ جو کم از کم ۱۶ صفحہ فلسکیپ سائز کا مضمون زنانہ جلسہ میں سنائے۔ اور پھر حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں بھیجدے۔

تیسرا انعام دس روپیہ کا تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے اس طالب علم کو دیا جائیگا جو کم از کم ۱۲ صفحہ کا مضمون مذکورہ بالا شرائط کے ماتحت لکھے۔ انعام کا فیصلہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کریں گے۔ اور انعام حافظ عبد العلی صاحب وکیل ہائی کورٹ حیدر آباد دکن دیں گے۔

احمدی احباب کو پہلے انعام کی طرف غیر مسلم احباب کو خاص طور پر توجہ دلانی چاہیئے۔

اعلان صیغہ دعوۃ و تبلیغ و ترقی اسلام

تقرر سکریٹریان تبلیغ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳ ار جنوری میں اعلان فرمایا تھا۔ کہ تین ماہ کے اندر اندر تمام جماعتیں سکرٹری تبلیغ و سکرٹری تعلیم و تربیت مقرر کر کے متعلقہ دفاتر یعنی نظارۃ دعوۃ و تبلیغ و نظارت تعلیم و تربیت میں اطلاع دیں۔ اور کہ اگر کسی جماعت نے اس عرصہ میں تعمیل نہ کی تو اس کے بعد مرکز کی طرف سے مناسب مقامی احباب کو ان عہدوں پر مقرر کر دیا جائیگا۔ اور ایسی تمام جماعتوں کا حق انتخاب چھین لیا جائے گا۔ حضور کے اس اعلان سے متاثر ہو کر بعض جماعتوں نے سکرٹری تبلیغ مقرر کر کے اطلاع دی ہے چنانچہ ۵۵ جماعتوں کے نام اور ان کے تبلیغی سکرٹریوں کے مکمل پتے احمدیہ گزٹ میں شائع کئے جا چکے ہیں۔ اس کے بعد ۱۰ فروری تک صرف مندرجہ ذیل آٹھ جماعتوں میں تبلیغی سکرٹری مقرر ہونے کی اطلاع آئی ہے۔ جن کے مکمل پتے احمدیہ گزٹ کی آئندہ اشاعت میں درج کئے جائیں گے۔

کھاریاں۔ ننکانہ صاحب۔ نکودر۔ کوہاٹ۔ لنڈی کوتل۔ آگرہ۔ وارنگل علاقہ دکن۔ بان گنگا ضلع کانگڑہ۔

گویا قریباً پانچسو جماعتوں میں سے ابھی تک صرف ۶۳ جماعتوں میں اس اعلان کے ماتحت سکرٹری تبلیغ مقرر ہوئے ہیں۔ حالانکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا منشاء عالی تو یہ ہے۔ کہ کوئی جماعت بغیر اس تنظیم کے باقی نہ رہے۔ پس باقی تمام جماعتوں کو بھی اس طرف توجہ کرنی چاہیئے حضور نے کسی خاص مصلحت کے ماتحت اس کام کے لئے تین ماہ کی مہلت دی ہے۔ ورنہ یہ کام ایسا نہیں کہ اس کیلئے اس قدر لمبے عرصہ کی ضرورت ہو۔ میں حضور کے اعلان کا احترام اور اعادہ کرتا ہوا تمام اُن جماعتوں کے ذمہ دار اصحاب کی خدمت میں جن کے نام اس اعلان یا احمدیہ گزٹ کی فہرست میں نہیں ہیں۔ عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ جلد سے جلد تبلیغی سکرٹریوں کے نام و مکمل پتہ دفتر دعوۃ و تبلیغ میں روانہ کر کے دفتر کے ریکارڈ کو مکمل کرنے میں کارکنان دفتر کی اعانت کریں۔ ۱۵ ار اپریل تک ہر ایک جماعت کی طرف سے اس اطلاع کا انتظار کیا جائے گا۔ اور اس کے بعد ان تمام جماعتوں میں خود سکرٹری تبلیغ مقرر کر دئے جائیں گے۔ جن کی طرف سے کوئی اطلاع اس قسم کی نہ آئی ہوگی۔ اور پھر جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اعلان فرمایا تھا۔ ان جماعتوں کو یہ شکایت کرنے کا حق نہ ہوگا۔ کہ ہمارا انتخاب کا حق چھین لیا گیا ہے ؛؛

غیر احمدی علماء کے پتے

میں نے اعلان کیا تھا۔ کہ دفتر دعوۃ و تبلیغ میں ایسے غیر احمدی علماء کے پتے درکار ہیں۔ جو مسلمانوں کے کسی نہ کسی فرقہ کے لوگوں پر اثر رکھتے ہیں۔ اس اعلان کی تعمیل میں بھنڈہ۔ ننکانہ صاحب۔ پٹیالہ۔ بھیرہ۔ خانانوالی۔ میانوالی۔ ماچھی وال۔ درگانوالی۔ لنڈی کوتل۔ حیدر آباد سندھ۔ چند وسی کی جماعتوں نے اپنے اپنے علاقوں کے با اثر علماء کے پتے بھیجے ہیں۔ جزاہم اللہ۔ باقی جماعتیں بھی فوراً توجہ کریں پتے صاف و خوشخط ہوں۔ اور ہر ایک صاحب کے متعلق نوٹ دیا جائے کہ وہ کس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں ؛؛

ممبران ترقی اسلام

صیغہ ترقی اسلام کے ممبروں کی تعداد اس وقت گیارہ سو ہے۔ جو سب کے سب غیر احمدی احباب ہیں۔ لیکن کچھ عرصہ سے فارم ممبری پُر ہو کر آنا قریباً بند ہو گئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارے احباب اب اس کام سے غافل ہو گئے ہیں حالانکہ یہ کام نہایت مفید ہے۔ اور اس کو جاری رکھنا چاہیئے پس اس اعلان کے ذریعہ سے میں احمدی احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ غیر احمدی احباب میں اس تحریک کو جاری رکھیں۔ اور ان کو اس صیغہ کا ممبر بنانے میں کوشاں رہیں۔ ہر ایک غیر احمدی دوست کے لئے جو اس صیغہ کا ممبر بننا چاہے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا تصنیف فرمودہ رسالہ "آپ اسلام اور مسلمانوں کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟" کا مطالعہ ضروری ہے جس کے ساتھ فارم ممبری روانہ کیا جاتا ہے۔ رسالہ کے مطالعہ کے بعد اس فارم پر دستخط کر کے فارم واپس کر دیا جائے۔ رسالہ مذکورہ دو پیسہ کے ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جا سکتا ہے ؛؛

فتح محمد سیال ناظر دعوۃ و تبلیغ و سیکرٹری ترقی اسلام

مصباح کے وی پی

مصباح کے جن خریداروں نے تاحال پہلی جلد کا چندہ ادا نہیں کیا۔ یا جن کا چندہ ماہ فروری تک ختم ہو جاتا ہے۔ ان سب کے نام ۱۵ ار فروری کا مصباح وی۔ پی ہوگا۔

مجھے امید ہے کہ خریداران مصباح یہ وی۔ پی وصول کر کے مصباح کے فنڈ کو تقویت دیں گے۔ اس وقت تنگی ترقی ہوگی اکٹھا کر دی پی لئے جائیں۔ تو بار بار یاد دہانی کی ضرورت نہ رہیگی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر فرمایا تھا۔ کہ احباب جماعت احمدیہ مصباح کے بارے میں عورتوں کی امداد کریں لیں وہ اپنا فرض ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں گے

(مہتمم طبع و اشاعت قادیان)

ریزرو فنڈ!

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے جلسہ سالانہ کے موقع پر بڑے زور سے ریزرو فنڈ کی تحریک فرمائی تھی جس پر احباب نے شرح صدر سے لبیک کہی تھی حضور نے اس کے متعلق جمعہ کے خطبہ میں بھی وعدہ کنندگان کو توجہ دلائی تھی کہ خاص طور پر اپنے وعدوں کے پورا کرنے کے لئے کوشش کی جائے۔ اور روپیہ جلد سے جلد بھجوایا جائے۔ لیکن اس وقت تک اس مد میں جو روپیہ آیا ہے۔ وہ اس قابل نہیں۔ کہ اُسے شائع کیا جائے۔ اور ادھر کام کی اہمیت اور ضروری مصارف تقاضا کرتے ہیں۔ اس لئے میں وعدہ کنندگان سے التماس کرتا ہوں کہ مطابق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد مبارک کی تعمیل میں احباب فوراً ریزرو فنڈ کے چندہ کی وصولی کی طرف توجہ فرمائیں۔ اور روپیہ روانہ کریں۔

اس غرض کے لئے دفتر ناظر بیت المال سے معطی چندہ کو دینے کے واسطے محصلین کو رسیدات ملتی ہیں۔

جن صاحبان نے ریزرو فنڈ یا ترقی اسلام کے لئے تحصیل کا وعدہ فرمایا ہے۔ وہ دفتر بیت المال سے رسیدات مندرجہ بالا کی درخواست بھیجدیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ رسیدات دو قسم کی ہیں۔

(۱) مخصوص رقم کی۔ یہ رسیدات وہ ہیں کہ جن پر ایک مقررہ رقم طبع شدہ ہے۔ اور ا رہ بھر ایک روپیہ۔ پانچ روپیہ۔ جس قدر رقم کی رسیدات احباب منگوانا چاہیں۔ وہ فوراً اطلاع کریں۔ تاکہ بھیجدی جائیں۔ اس رسید بک کا نام "نوٹوں والی رسید بک" ہے۔

(۲) دوسری قسم کی رسیدات وہ ہیں۔ کہ جن کی تعداد مقررہ نہیں ہے۔ بلکہ جس قدر رقم معطی عنایت کرے۔ اسی قدر رقم کی رسید لکھکر کاٹ دی جاوے۔ جیسا کہ احباب چندہ عام کی رسیدات کاٹا کرتے ہیں۔ اس رسید بک کا نام "رسید چندہ پچیس لاکھ ریزرو فنڈ صیغہ ترقی اسلام قادیان" ہے۔ پس ہر ایک وعدہ کنندہ یا دوسرے احباب جو ریزرو فنڈ صیغہ ترقی اسلام وصول کرتے ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ اس چندہ کو وصول کرنے کیلئے دفتر ناظر بیت المال سے براہ راست رسیدات فوراً طلب کریں لیکن رسیدات منگواتے وقت تصریح فرمائیں کہ آیا ان کو "نوٹوں والی رسید بک" چاہیئے۔ یا "رسید چندہ پچیس لاکھ ریزرو فنڈ" اگر احباب اس کی تصریح نہ فرمائیں گے۔ تو دفتر بیت المال عام طور پر رسید چندہ پچیس لاکھ ریزرو فنڈ" والی ارسال کریگا۔

ریزرو فنڈ کا روپیہ بھجوانے میں خاص توجہ درکار ہے۔

محمد اشرف قائم مقام ناظر بیت المال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - مورخہ ۱۴ر فروری ۱۹۲۸ء

۳ر فروری کی ناکام ہڑتال

ہڑتالی آئندہ کیلئے سبق حاصل کریں

۳ر فروری کو ہندوستان کے طول وعرض میں ہڑتال کرنے کی جو تجویز مدراس کانگریس - کلکتہ کی مسلم لیگ - مجلس خلافت بمبئی اور جمعیتہ العلماء دہلی وغیرہ نے پاس کی تھی - وہ نہ صرف ہندوستان کے تمام بڑے بڑے شہروں میں بُری طرح ناکام ہوئی بلکہ بعض جگہ اپنے نہایت ہی افسوسناک اور قابل شرم اثرات بھی چھوڑ گئی ہے - اور بعض جگہ تو ہڑتالیوں سے ایسی مضحکہ خیز اور غیر دانشمندانہ حرکات ظہور پذیر ہوئی ہیں - جو ہمیشہ کے لئے ان کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ بنی رہینگی ؂

بمبئی میں قابل مذمت حرکت

بمبئی میں جہاں خلافت کمیٹی کا مرکز ہے - جب ہڑتال میں ناکامی ہوئی - جس کا اظہار ۵ر فروری کے "زمیندار" نے بایں الفاظ کیا ہے کہ "بمبئی میں ہڑتال کو جزئی کامیابی حاصل ہوئی" تو ہڑتال کرنے والوں نے کھسیانے ہو کر قابل مذمت حرکات شروع کر دیں اور ایک جلسہ منعقد کر کے مسٹر بالڈون - لارڈ برکن ہیڈ - سر جان سائمن اور مسٹر ریمزے میکڈانیلڈ کے مجسمے بنا کر جلائے گئے کیا مجسمے بنا کر جلانے کا "ہیبت ناک منظر" دیکھ کر یا یہ "دہشت ناک خبر" سُن کر انگریز ہندوستان سے چلے جائیں گے - اور ہندوستان کی حکومت ایسی حرکات کرنے والوں کو دے جائیں گے - اگر نہیں - تو ایسی بے ہودہ باتوں سے فائدہ کیا؟ بہرحال بمبئی میں ہڑتال کے ناکام ہونے کا یہ ایک ایسا ثبوت ہے - جو خود ہڑتالیوں نے پیش کیا - اور ثابت کر دیا کہ ان کے مجمع میں کوئی متین اور سنجیدہ انسان نہ تھا ؂

کلکتہ میں فتنہ انگیزی

کلکتہ کے ہڑتالیوں نے بمبئی کے ان لوگوں سے بھی زیادہ بے ہودگی کا ثبوت دیا - "زمیندار" (۵ر فروری) نے وہاں کے متعلق جو رپورٹ شائع کی ہے - اس میں لکھا ہے :- "صبح سویرے شمالی و جنوبی کلکتہ میں لوگوں اور کانگرسی رضاکاروں کا زبردست ہجوم تمام سڑکوں اور شاہراہوں پر جمع ہو گیا - اور ان لوگوں پر آوازے کسے - جو ٹریم کاروں اور لاریوں میں سوار تھے - بعض حامیان مقاطعہ نے ٹریم کاروں کو روکنے کی کوشش کی - لیکن انہیں کامیابی نہ ہوئی - بہت سی ٹریم کاروں اور لاریوں پر پتھر پھینکے گئے - اور ان کو نقصان پہنچا تو بدامنی پیدا ہو گئی - جس کی وجہ سے کئی مسافر اور کنسٹبل زخمی ہوئے - اور تقریباً ۲۰ - آدمی گرفتار کئے گئے - صبح سویرے سے رضاکاروں نے مسافروں کو ترغیب دینی شروع کی - کہ وہ ٹریم کاروں کو استعمال نہ کریں - لیکن اس کا کوئی اثر نہیں ہوا - یہ دیکھ کر انہوں نے ہر ایک ٹریم کار پر حملہ کیا - اور تمام موٹر کاروں پر سنگ باری کی - سنگ باری کی وجہ سے ٹریم کاروں کی کھڑکیوں اور شیشوں کو بے حد نقصان پہنچا - کئی مسافر - ڈرائیور اور کنسٹبل اور سارجنٹ زخمی ہوئے - سڑکیں اینٹوں اور شیشوں کے ٹکڑوں سے پٹی پڑی تھیں "

یہ نہایت مختصر سا نقشہ ہے - اس فتنہ انگیزی کا جو ہڑتالیوں نے کلکتہ میں کی - اور جسے ہڑتال کے حامی اور محرک لیڈروں نے روا رکھا - اگر ہڑتال کرانے کے یہ طریق لیڈروں کی منشاء کے ماتحت استعمال نہیں کئے گئے - تو کیوں انہوں نے اس ہجوم کو جو ان کے احکام کی تعمیل میں آوارہ پھر رہا تھا ایسی ناشائستہ حرکات سے باز نہ رکھا - اور کیوں اسے فتنہ و فساد پھیلانے اور راستہ چلتے بے گناہ لوگوں کو زخمی کرنے اور ان کے مال و اسباب کو نقصان پہنچانے کے لئے کھلا چھوڑ دیا -

مدراس میں خون خرابہ

کلکتہ سے بھی بڑھ کر بدترین مثال مدراس کے ہڑتالیوں نے پیش کی - جو ہڑتال کے بہت بڑے حامی "زمیندار" (۵ر فروری) نے اس طرح شائع کی ہے :-

"ہڑتالیوں کے ایک گروہ نے میسرز ہرسین کی دوکان پر اتنے پتھر برسائے - کہ وہاں ڈھیر لگ گیا - بعد ازاں ہڑتالیوں نے ہرسین کی دوکان کو لوٹ لیا - اس پر ڈپٹی کمشنر پولیس آ پہنچے اور انہوں نے ہجوم کو منتشر کیا - اور دو آدمیوں کو گرفتار کر کے حوالات میں بھیجدیا - اس پر ہجوم پولیس کی حوالات کے اطراف میں جمع ہو گیا - اور مطالبہ کیا کہ ہمارے آدمیوں کو رہا کر دیا جائے - اسی اثناء میں ہجوم نے ڈپٹی کمشنر پر پتھر برسائے اور اسے زخمی کر دیا - اس کے ساتھ چار پولیس کے سپاہی بھی زخمی ہو گئے - اس کے بعد ہجوم عدالت عالیہ کے سامنے جمع ہو گیا - اور ایک گورنمنٹ سالیسٹر کی موٹر کو پکڑ لیا - اور اسے آگ لگا دی - اس پر چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ اور پولیس کمشنر سواروں کی معیت میں اس مقام پر پہنچے - اور چار پانچ آدمیوں کو گرفتار کر لیا - گرفتار شدہ آدمیوں کو حوالات میں بھیجدیا گیا - باقیماندہ ہڑتالیوں نے پولیس کمشنر اور چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ پر پتھر برسانے شروع کئے - اس پر حکم دیا گیا کہ ہجوم پر گولیاں برسائی جائیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک مر گیا اور بہت سے زخمی ہوئے - ایک شخص ہسپتال میں جا کر مر گیا - براڈوے اور لون سکوئر کے درمیانی حصہ میں سڑک پتھروں اور شیشے کے ٹکڑوں سے پٹی پڑی تھی شام کے قریب یورپین تاجر اور افسروں کو اپنے دفتروں سے گھروں کو جانا خطرناک معلوم ہوا - عدالت عالیہ کے سامنے جو ہجوم تھا اس کی تعداد میں اضافہ ہو گیا اور اس نے ان یورپینوں کی موٹروں پر حملہ کرنا شروع کر دیا جو اپنی موٹروں میں جا رہے تھے ان میں سے اکثر معمولی طور پر زخمی ہو کر گذر گئے - لیکن ایک ہجوم سے پیچھا نہ چھڑا سکے"

یہ مدراس وہی مقام ہے جہاں ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہندوستان کے تمام ان لیڈروں نے کانگریس کے جلسہ میں جمع ہو کر جو ۳ر فروری کو ہڑتال کرانا چاہتے تھے - ہڑتال کی تجویز پاس کی تھی - اور ہر ایک لیڈر نے اپنا سارا زور تقریر اس تجویز کی تائید میں صرف کر دیا تھا - ان تقریروں کے براہ راست مخاطب لوگوں نے ۳ر فروری کو اپنی شرافت اور انسانیت کا جو نمونہ دکھایا ہے اسے دیکھ کر ہڑتال کرانیوالے اور ہڑتال کے حامی لیڈروں کو سبق حاصل کرنا چاہئیے اور اگر وہ دل سے ہندوستان اور اہل ہند کے خیر خواہ ہیں تو انہیں آئندہ کے لئے کبھی بھول کر بھی ہڑتال کا نام نہیں لینا چاہئیے - جس کی وجہ سے عوام دلوں میں حکام کے متعلق نفرت اور عداوت کا بیج بوتے ہیں اور جس کا یہ پھل پیدا ہوتا ہے کہ وہ خود تو آرام سے گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں لیکن ان کی تقریریں سُننے والے عوام ان سے متاثر ہو کر بدامنی اور فتنہ انگیزی کے مرتکب ہو کر مصائب اور آلام میں پھنس جاتے ہیں ؂

دہلی میں ناکام ہڑتال

دہلی میں اگرچہ کوئی ناگوار واقعہ نہیں ہوا - لیکن ہڑتال یہاں بھی سخت ناکام رہی چنانچہ "زمیندار" لکھتا ہے :- "نئی دہلی اور سول لائن میں تمام دوکانیں کھلی تھیں - کشمیری دروازہ میں نصف دوکانیں کھلی تھیں - مسلمانوں کی دوکانیں ادائگی نماز جمعہ کی وجہ سے بند تھیں "

لاہور میں ہڑتالیوں کو عبرتناک ناکامی

ان سب مقامات سے بڑھ کر ہڑتالیوں کو جو ناکامی پنجاب کے مرکزی شہر لاہور میں ہوئی وہ نہایت ہی عبرتناک ہے - لاہور میں متواتر کئی دنوں سے ہندو مسلمان اخبارات ہڑتال کی تحریک کر رہے تھے - دُور دُور سے لیڈر آ کر تلقین کر گئے تھے اور لوگوں سے وعدے لئے گئے تھے - لالہ لاجپت رائے جیسے لوگوں نے یہاں تک کہہ دیا تھا کہ جو ہندو مسلمان ۳ر فروری کو ہڑتال نہ کریگا وہ قومی غدار ہوگا - بیشمار پوسٹر شائع کئے گئے - ۳ر فروری کو لیڈر کہلانے والوں نے پھر کر لوگوں سے ہڑتال کی درخواست کی لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ بالفاظ "انقلاب" (۵ر فروری) "وہ دوکانیں جو عموماً اس سردی کے موسم میں نو دس بجے کھلا کرتی تھیں سات بجے ہی کھل گئیں اور دس بجے تک شہر کی تمام دوکانیں کھل گئیں - کہیں کہیں کوئی ایک آدھ دوکان بند نظر آتی تھی مگر وہ بھی ہڑتال کی وجہ سے نہیں - بلکہ کسی اور مجبوری سے - اور بعض نے تو اپنی مجبوری کی وجہ بھی لکھ کر دوکان پر لگا رکھی تھی - چنانچہ ہمارے ایک دوست نے بتایا انہوں نے ایک بازار میں ایک دوکان پر یہ الفاظ لکھے ہوئے دیکھے کہ دوکان شادی کی وجہ سے بند ہے" ؂

حکام لاہور کا قابلِ تعریف رویہ

اگرچہ ہڑتال کی اس ناکامی کی بہت بڑی وجہ لوگوں کے دلوں میں لیڈروں کی طرف سے بے اعتمادی اور ان کی خود غرضیوں سے آگاہی ہے۔ علاوہ ازیں وہ ہڑتال کا بار بار تجربہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچ چکے ہیں۔ کہ اس میں نقصان ہی نقصان ہے۔ فائدہ کچھ نہیں ہے۔ تاہم اگر لاہور کے حکام وہ رویہ اختیار نہ کرتے۔ جو انہوں نے اختیار کیا اور جو انہیں اختیار کرنا چاہیئے تھا۔ تو ہڑتال اس قدر ناکام نہ ہو سکتی۔ حکام نے ایک طرف تو دفعہ ۱۴۴ کے امتناعی احکام نافذ کر کے اجتماعوں اور جلوسوں کو روک دیا جن سے ایسے مواقع پر فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جلوس کے لوگ ان لوگوں پر ناجائز دباؤ ڈالتے بلکہ انہیں نقصان پہونچانے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ جو ہڑتال میں شامل نہ ہونا چاہیں۔ اور اپنا کاروبار جاری رکھنا چاہیں۔ جیسا کہ مدراس میں ہوا۔

پھر دوسری طرف شہر میں جابجا پولیس کے پہرے متعین کر دئے۔ اور مجسٹریٹ و دیگر ذمہ وار اصحاب گشت لگاتے رہے۔ اس کا یہ فائدہ ہوا۔ کہ کسی دوکاندار پر کوئی ناجائز دباؤ نہ ڈال سکا۔ اور عام طور پر جو لوگ دوسروں کی دیکھا دیکھی یا لعن طعن سے ڈر کر دوکانیں بند کر دیا کرتے تھے۔ انہیں دوکانیں کھلی رکھنے کی جرأت پیدا ہو گئی۔

ہم سمجھتے ہیں۔ اگر ہر جگہ حکام کی طرف سے اسی طرح انتظام ہوتا۔ تو لوگ ہڑتالوں سے اس قدر بد دل ہو چکے ہیں۔ کہ ہر جگہ یہی منظر نظر آتا۔ جو لاہور میں نظر آیا

مسلمانانِ لاہور

لاہور کے مسلمانوں نے بھی اس ہڑتال کو ناکام بنانے میں بہت بڑا حصہ لیا۔ نہ صرف دوکانداروں نے ہڑتال سے بیزاری کا اعلان کیا۔ بلکہ اس دن کئی دوکانیں خاص طور پر سجائی گئیں۔ اور ڈپٹی کمشنر صاحب جب گشت کرتے ہوئے گذرے۔ تو کئی جگہ ان کو پھولوں کے ہار پہنائے گئے اور ان کی موٹر پر پھول برسائے +

ہمارے نزدیک مسلمانانِ لاہور نے بہت دور اندیشی اور عقلمندی سے کام لیا ہے۔ اور ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ وہ آئندہ بھی اپنے نفع و نقصان کو اسی ہوشمندی سے سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ اور اپنے قومی و مذہبی فوائد کو ان لوگوں کے کہنے پر جو ہر وقت نیا رنگ بدلتے رہتے ہیں۔ ضائع نہیں ہونے دیں گے +

ایک آریہ کی بیہودہ سرائی

ہم حکومتِ برطانیہ کو متعدد مرتبہ اس امر کی طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ کہ آریوں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں دریدہ دہنی کرنے کے لئے ایک منظم سازش کر رکھی ہے۔ اور آئے دن کوئی نہ کوئی منہ پھٹ آریہ اس شیطنت کا ارتکاب کرتا رہتا ہے۔ اس سازش سے علاوہ دیگر مقاصد کے ایک مقصد یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ مسلمانوں کو مشتعل کر کے قانون کی زد میں لایا جائے۔ اور اس طرح گورنمنٹ کی نظر میں ان کو قانون شکن ثابت کیا جائے۔ کیونکہ ان کو اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ مسلمان اپنے آقائے نامدار کی شان میں بیہودہ سرائی سُن کر عام طور پر مشتعل ہو جاتے ہیں "راجپال کی تصنیف اور ورتمان" وغیرہ اس بات کا بین ثبوت ہیں۔ اب معاصر الامان دہلی (۳ فروری) راوی ہے کہ

"بتحریک و اعانت ٹھاکر سادھو سنگھ ایم - ایل سی پرمانند نے مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۲۸ء بمقام تلہری ضلع شاہجہان پور مجمع عام میں یہ الفاظ استعمال کئے کہ مسلمانوں میں پہلے پردہ کا رواج نہ تھا۔ جب محمد صاحب نے اپنے بیٹے کی بہو کو دیکھا۔ وہ نہایت خوبصورت تھی سبحان اللہ کہا۔ اور اس کو گڑبڑ کر ڈالا (معیاذ باللہ) جب سے پردہ کا رواج مسلمانوں میں ہوا۔"

ہم حکومتِ ہند سے پُر زور درخواست کرتے ہیں کہ وہ ایسی حرکات کا جلد سے جلد انسداد کرے۔ کیونکہ ملک میں بدامنی اور فساد انگیزی کی ذمہ واری کلیۃً ایسی خبیثانہ ذہنیت کے مظاہرات پر ہی ہے۔

مسلمانانِ قصبہ مذکورہ نے ایک عام جلسہ میں اس کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے۔ اور اس شخص کے خلاف فوجداری دعوے دائر کرنے کا فیصلہ ہے۔

امید ہے۔ کہ افسرانِ متعلقہ اس فتنہ انگیز اور اخلاق باختہ شخص کو کیفر کردار تک پہونچانے میں اپنے فرائض کی ادائیگی سے باز نہ رہیں گے +

مندروں کی حالت

گذشتہ پرچہ میں آریوں کی اپنی تحریرات سے یہ ثابت کیا گیا تھا۔ کہ ہندوؤں کے مندروں کی حالت نہایت ناگفتہ بہ اور اخلاق سوز ہے۔ اور اس بات کو مدِنظر رکھتے ہوئے ہم مجبور ہیں۔ کہ مس میو نے اپنی تصنیف "مدر انڈیا" میں ہندوؤں کی تمدنی و مذہبی خرابیوں کا جو ذکر کیا ہے۔ اُسے صحیح و درست تسلیم کریں۔ آج ہم ایک اور ہندو اخبار کے الفاظ پیش کرتے ہیں۔ جو ہندو قوم کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"تمہارے دیوتاؤں کے مندر تیرتھ گاہ مسٹنڈے مشٹنڈوں کی وجہ سے زناکاری کے تماشہ گاہ بنے ہوئے ہیں۔" (ہندو پنچ بحوالہ الامان دہلی ۳۰ جنوری)

ہندوؤں کو چاہیئے۔ کہ سچ بات کہنے والوں کے خلاف شور و شر کرنے کی بجائے اپنی تمدنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں

اخبار "نور" آٹھ آنہ میں

معزز معاصر نور نے اعلان کیا ہے۔ کہ ماہ فروری سے نور کا جو نیا خریدار ہو گا۔ اُسے "ہندو دھرم کی حقیقت" قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ اور "آریہ مذہب کی حقیقت" قیمت ایک روپیہ مفت دی جائیں گی۔ گویا نور کی سالانہ قیمت تین روپے ادا کرنے پر اڑھائی روپے کی کتب دینے کے علاوہ سال بھر اخبار بھی دیا جائے گا۔ اور اس طرح صرف آٹھ آنہ میں "نور" کا مطالعہ سال تک کیا جاسکے گا۔ ہمارے نزدیک اخبار نور اپنی خدمات اور مؤثر تحریرات کی وجہ سے اس بات کا حقدار ہے۔ کہ احباب اس کے خریدار بنیں۔ اور اس کی اشاعت بڑھانے کی کوشش کریں۔ لیکن اب جبکہ وہ ہر خریدار کو اڑھائی روپیہ کی بہت مفید اور دلچسپ کتب بھی پیش کر رہا ہے۔ تو ضرور اس رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیئے

اہلِ لاہور کی دور اندیشی

اخبار زمیندار جس کے متعلق معاصر "انقلاب" کا بیان ہے کہ ہڑتال کے روز مارکیٹ کو دوسرے پرچوں سے خالی پا کر ۳ فروری کا ایوننگ اڈیشن شائع کر دیا۔ تاکہ اس فرصت کے موقعہ پر چار پرچے زیادہ بیچ لے۔ اور دو پیسے کما لے اسی معاصر کا پریس ۳ فروری کو اگلے روز کا سنڈے اڈیشن چھاپنے کے لئے دن کا معتدبہ حصہ چلتا رہا۔" وہ لاہور میں ہڑتال کی ناکامی کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے۔

"لاہور کے ہندو مسلمان دوکانداروں نے جس بے حسی کا ثبوت دیا اور جس بھونڈے طریق پر سروں۔ خان بہادروں۔ رائے بہادروں اور نوابوں نے غلامی کا مظاہرہ کیا۔ اسے دیکھتے ہوئے یہ کہنا ہی پڑتا ہے کہ لاہور نے اپنی ناک اپنے ہاتھ سے کاٹ لی اپنی سیاسی زندگی کا سر کاٹ کر وطن فروشی سروں کے قدموں میں ڈال دیا۔"

یہ طرزِ کلام "زمیندار" کی روایات کے خواہ کتنا ہی مطابق کیوں نہ ہو۔ لیکن تحفظ اسلام رکھنے والوں سے یہ سلوک قطعاً مناسب نہیں۔ اہل لاہور نے اپنی ناک نہیں کاٹی۔ بلکہ نہایت دور اندیشی کا ثبوت دیا ہے۔ اور ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ خود غرض لوگوں کے ہتکنڈوں سے واقف ہو گئے ہیں +

ہندوؤں کا عجیب مطالبہ

ہندو مہاسبھا کی اس قرارداد کی نسبت جو گائے کے متعلق پاس کی گئی تھی اور جس میں کہا گیا تھا۔ کہ ہندو ہر قیمت پر گائے کشی روکنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم نے لکھا تھا۔ کہ اس قسم کی دھمکیاں ہندو مسلمانوں کو کیوں دیتے ہیں۔ اور کیوں گورنمنٹ سے گاؤکشی نہیں چھڑا لیتے۔ ہمارے اس نوٹ کو سکھ اخبار شیر پنجاب (۵ر فروری) درج کرنے کے بعد اپنی رائے مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت ان الفاظ میں ظاہر کرتا ہے۔

"فی الواقعہ خوراک و قربانی کے لئے گاؤکشی سے صرف مسلمانوں کو روکنا ایسا طرز عمل ہے جس پر سخت اعتراض کیا جا سکتا ہے۔ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جس قدر گائیں گورہ فوجوں کی خوراک کے لئے ہر روز ہندوستان میں ذبح کی جاتی ہیں۔ ان کا عشر عشیر بھی مسلمانوں کی خوراک یا قربانی کے لئے ذبح نہیں کی جاتیں۔ مسلمانوں کی بجائے تمام گئو رکھشک اقوام کو گورنمنٹ کے خلاف ایجی ٹیشن کرنا چاہیئے۔ اور اسے تمام ہندوستان میں فوجوں کی خوراک کے لئے ذبیحہ گاؤ کی ممانعت کے اعلان پر مجبور کرنا چاہیئے"

اگر اس بات کے لئے تمام گئو رکھشک اقوام تیار نہ ہوں تو کم از کم ہندو مہاسبھا کو تو ضرور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ جو گائے کی خاطر ہر قیمت ادا کرنے کا اعلان کر چکی ہے۔ اور بتانا چاہیئے کہ اس کام کے لئے وہ کس قدر قیمت ادا کر سکتی ہے۔ صرف زبانی دعوے قابل تسلیم نہیں ہوتے ٭

گورنمنٹ کیطرف سے ایک غلطی کا اعتراف

غالباً یہ پہلی مثال ہے۔ کہ گورنمنٹ پنجاب نے ایک گورمکھی رسالہ "پھلواڑی" کا ایک پرچہ ضبط کرنے کے بعد اسے آزاد کر دیا۔ اور جس قدر کاپیاں قبضہ میں کر لی گئی تھیں۔ واپس دیدیں۔ ضبطی کی وجہ یہ بتائی گئی تھی۔ کہ اس میں ایسی تصاویر ہیں۔ جن سے رعایا میں فتنہ و فساد پیدا ہوتا ہے۔ لیکن ان تصویروں کی جو تشریح اخبار شیر پنجاب نے کی ہے۔ اس سے وہ بالکل بے ضرر معلوم ہوتی ہیں۔ چنانچہ اخبار مذکور لکھتا ہے "اس رسالہ میں بھائی تارا سنگھ صاحب شہید کی شہادت کے نظارہ اور گورو گوبند سنگھ صاحب کے دربار میں چاروں درنوں کے امتیاز کو مٹائے جانے پر پنڈت کیشو داس کے بطور پروٹسٹ اٹھ کر چلے جانے کا نظارہ بذریعہ تصاویر دکھایا گیا تھا" ٭

"مصباح" کے لطائف

احمدی خواتین نے اپنے اخبار "مصباح" کو اس کے ابتدائی سال میں جس عمدگی اور کامیابی کے ساتھ چلایا ہے۔ وہ اسی سے ظاہر ہے کہ ایڈیٹر صاحب کو سوائے مضامین جمع کر دینے کے اور کچھ نہیں کرنا پڑا۔ لیکن نئی جلد سے معلوم ہوتا ہے "لطائف" کا صفحہ انہوں نے اپنے ذمے لیا ہے۔ اور ۱۵ر جنوری کے پرچہ سے ابتدا کر دی ہے۔

ہمارے لئے یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ "لطائف" کا مصالحہ حاصل کرتے ہوئے "الفضل" کو فراموش نہیں کیا گیا۔ اور اس صفحہ کے چار "لطائف" میں سے تین الفضل کا حوالہ دے کر لکھے گئے ہیں۔ ہمیں آئندہ بھی خوشی ہوگی۔ اگر الفضل کا اسی تقریب سے "مصباح" میں ذکر آتا رہے لیکن اتنی گذارش ضرور ہے۔ کہ جس طرح "الفضل" "مصباح" کی ہر رنگ میں امداد کرنے کے لئے تیار رہے۔ اور مقدور بھر کر رہا ہے۔ اسی طرح "مصباح" کو بھی اپنے حلقہ میں کوئی بات ایسے ڈھنگ سے نہیں پہنچانی چاہیئے۔ جو "الفضل" کے لئے مفید نہ ہو۔ مثلاً یہ جو لکھا گیا ہے۔ کہ "کئی خواتین بھی ایسی ہیں۔ جو مردانہ اخبار (الفضل) کے لئے مضامین شوق سے لکھتی ہیں۔ مگر اپنے اخبار کے لئے ان کو وقت نہیں ملتا"

اس میں اشارتاً یہ مفہوم پایا جاتا ہے۔ کہ احمدی خواتین کو الفضل کے لئے مضامین نہیں لکھنے چاہئیں حالانکہ الفضل وہ اخبار ہے جس نے سب سے اول زنانہ اخبار جاری کرنے کی تحریک کی تھی۔ جو خدا کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی نوازش سے "مصباح" کی شکل میں پوری ہوئی۔

اب کیا یہ مناسب ہے۔ کہ احمدی خواتین زنانہ اخبار کے جاری ہو جانے پر الفضل کو فراموش کر دیں۔ ہم توقع رکھتے ہیں۔ کہ مصباح کے اس "لطیفہ" سے احمدی خواتین اس قسم کا اثر ہرگز قبول نہ کرینگی۔ اور بدستور الفضل میں اپنے مضامین اشاعت کے لئے بھیجتی رہینگی۔ جہاں ایک تو جلد اشاعت کا انتظام ہو سکتا ہے۔ دوسرے اپنی جماعت کے وسیع حلقہ تک آواز پہنچائی جا سکتی ہے ٭

برقعہ کی اصلاح کے متعلق الفضل میں چار پانچ اصحاب کے (جن میں سے دو ڈاکٹر ایک عینکوں کے ماہر اور ایک خاتون ہیں) جو مضامین شائع ہوئے ہیں۔ ان کے متعلق "مصباح" نے "لطائف" کے ماتحت یہ تنقید کی ہے۔ کہ "اے حضرات کب آپ نے دو چار دن برقعہ پہن کر تجربہ کیا۔ جو اس پختگی کے ساتھ رائیں دی جا رہی ہیں" لیکن اس سے اگلے ہی لطیفہ میں خود عورتوں کے متعلق ایسی رائے ظاہر کی ہے۔ جو ان کی فطرت سے تعلق رکھتی ہے۔ اور اسے اس پختگی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ کہ گویا تجربہ شدہ ہے چنانچہ لکھا ہے:-

"بعض مرد خود تو مضمون نہیں لکھتے۔ مگر عورتوں سے ایسے مضامین لکھا دیتے ہیں۔ یا انہیں لکھ دیتے ہیں۔ ان مضامین کا نشان یہ ہوتا ہے۔ کہ بعض خیالات فطرتاً عورت کے دل میں پیدا نہیں ہو سکتے۔ یا کم از کم وہ ان پر زور نہیں دے سکتی"

اگر کوئی مرد عورت کی فطرت کے سے لطیف مسئلہ کے متعلق رائے دے سکتا ہے۔ تو برقعہ کے متعلق طبی پہلو سے یا ظاہری پہلو کے لحاظ سے کیوں اظہار رائے نہیں کر سکتا۔

پھر یہ کہنا بھی موزوں نہیں۔ کہ "کیوں نہیں آپ یہ بحث عورتوں کے لئے رہنے دیتے۔ وہ اپنے لباس کی موزونیت کے لئے خود بہتر سمجھتی ہیں" کیونکہ الرجال قوامون علی النساء کے ارشاد خداوندی نے یقیناً مردوں کو عورتوں کے لباس کی موزونیت کے متعلق اظہار رائے کا حق دیا ہے۔ اور پردہ چونکہ عورتوں کی عفت و عصمت کا بھی محافظ ہے اس لئے مردوں کا فرض ہے۔ کہ پردہ کے طریق کی نگرانی کریں۔ پس الفضل نے جو "برقعہ کی بحث چھیڑ رکھی ہے" وہ بے فائدہ نہیں کہی جا سکتی۔ بلکہ بہت ضروری ہے جو خواتین "خدا کے فضل سے لکھنا جانتی ہیں" وہ ضرور لکھیں۔ الفضل اس موضوع پر بھی ان کے مضامین خوشی سے شائع کر سکتا ہے ٭

تعدد ازدواج کے متعلق الفضل کے ایک مضمون کو اس لئے لطیفہ بنایا گیا ہے۔ کہ جن صاحب کا وہ مضمون تھا۔ انہوں نے آج تک ایک سے زیادہ بیوی نہیں کی۔ اگر یہ صحیح بھی ہو۔ تو حضرت مسیح موعود

احمدی مبلغ کے زخمی ہونے کا ذکر دمشق کے اخبارات میں

حملہ میں علماء کا ہاتھ

اخبار الف با نے حادثہ کے دوسرے دن المبشر الاسلامی کے عنوان کے ماتحت لکھا۔

پولیس کی طرف سے ہمیں یہ خبر پہونچی ہے۔ کہ سید جلال الدین شمس ابن امام الدین احمدی جب کہ مغرب کے بعد اپنے گھر جا رہا تھا۔ تو بعض اشخاص نے اُسے خنجر سے خطرناک طور پر زخمی کر دیا۔ دو شخصوں کو اس جرم میں پکڑا گیا ہے۔ اور تحقیق کرنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ اشخاص بعض علماء کی طرف سے اس کام کیلئے بھیجے گئے تھے

اسی خبر کو بیروت کے اخبارات البلاغ اور المشرق نے بھی نقل کیا ہے۔

اخبار الصفا کے دمشقی مراسل نے یہ لکھا ہے۔ کہ یہی بات ارجح معلوم دیتی ہے۔ کہ وہ مشائخ کی طرف سے خصوصاً جو بجاتی اور شیخ ہاشم خطیب کی طرف سے بھیجے گئے تھے۔

اخبار الرای العام نے لکھا ہے۔

ہم اپنی رائے کو اس بارہ میں محفوظ رکھتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ اس وقت تک جو کچھ معلوم ہوا ہے اور لوگوں کی زبانوں پر جاری ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ یہ اشخاص شیخ ہاشم الخطیب اور شیخ علی الدقر کی طرف سے بھیجے گئے ہیں۔ اگر یہ بات صحیح ہو تو انہیں سخت سزا دینی چاہیئے۔

اخبار المقتبس نے مندرجہ ذیل چار عنوان دئے

حریۃ الفکر والعقیدہ

تعالے اللہ عما یعملون

الاسلام دین تسامح وھدایۃ

الاعتداء الساقل علے المبشر الاحمدی

ان عنوانات کے ماتحت لکھا ہے:۔

گذشتہ ہفتہ کی خبروں میں سے ایک خبر یہ تھی۔ کہ چند اشخاص نے شیخ جلال الدین شمس المبشر الاحمدی الہندی کو جبکہ وہ اپنے منزل میں داخل ہونے لگا تھا۔ چھری سے چند زخم لگائے۔ اور اسے حیات اور موت کے درمیان زخمی چھوڑ کر بھاگ گئے۔

یہ وہ خبر تھی جسے ہم نے بھی باقی تمام اخباروں کی طرح ذکر کیا تھا۔ بغیر اس کے کہ ہم اس کے متعلق ہم اپنی طرف سے کچھ لکھیں۔ جب تک کہ ان اسباب کا پتہ نہ لگالیں۔ جن کی وجہ سے مجرمین نے ارتکاب جرم کیا۔ اور یہ کہ آیا اس جرم کو وظیفۃ التبشیر سے کوئی تعلق ہے یا نہیں۔ ہمیں یہ بھی معلوم کرنا چاہیئے۔ کہ آیا مجرمین کے پیچھے اس جرم شنیع کے ارتکاب کے لئے کوئی اور بھی ہاتھ ہے یا نہیں۔

پھر لکھا ہے اسلام جہلاء کے ایسے بُرے افعال سے پاک ہے۔ وہ ایک سیدھا راستہ ہے۔ جو بھلائی کا حکم دیتا اور برائی سے منع کرتا اور کسی نفس کا بدون حق کے قتل حرام قرار دیتا ہے۔

کہتے ہیں۔ کہ اس جرم کے ارتکاب کا باعث ایک پرجوش مباحثہ تھا۔ جو استاذ مبشر اور بعض جہلاء مسلمین کے درمیان ہوا۔ اسی وقت بعض نے ان کے دفتر میں ہی مارنیکا ارادہ کیا لیکن ان کے اور ان کے اس بدارادہ کے پورا ہونے کے درمیان مسلمانوں کا ایک سنجیدہ گروہ حائل ہو ہوا اور مجمع بغیر اس کے کہ کسی قسم کی مکدر بات پیدا ہو۔ منتشر ہو گیا۔ لیکن آتش کینہ اور غصہ سے بھرے ہوئے دل استاذ مبشر پر غیظ و غضب سے بھر گئے۔ اور اس پر گردشوں کا انتظار کرنے لگے۔ رستوں کے موڑوں پر اس کو اچانک قتل کرنے کے قصد سے چھپ کر گھاتیں لگانے لگے۔ اس کی نسبت قسم قسم کی جھوٹی افواہیں اڑانے لگے۔ اُسے استعمار برطانی کی تائید کی تہمتیں لگانے لگے۔ اور یہ کہنے لگے کہ مذہب احمدی کا بانی یہ کہتا ہے کہ اسلام کی نجات اسی میں ہے کہ وہ دولت برطانیہ کے حکم کے سامنے جھک جائے۔

وقوع جرم اور حدوث خیانت سے پہلے یہ حالت تھی اور لوگوں کا یہی خیال ہے کہ اسی سبب سے مجرموں نے اس بد جرم کا ارتکاب کیا۔ اور خدا کے نزدیک گنہگار ہوئے کیونکہ اس نے قتل نفس کو بدون حق کے حرام قرار دیا ہے اور اسلام کی طرف بھی برائی منسوب کی۔ کیونکہ وہ مرشد اور ہادی ہو کر آیا ہے۔ وہ تسامح اور حق کی طرف بلانے والا ہے نہ کہ جنایات اور جرائم کی طرف

پھر لکھا ہے۔ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ علماء اور شیوخ اس جرم کو نہایت برا خیال کرتے ہیں۔ یہ فعل جہلا کا ہے۔ جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کے لئے کیا ہے حالانکہ اللہ تعالے اور اسلام ان کے اس فعل سے بلند اور پاک ہیں ❊

مسلمان عورتوں سے حسن سلوک کریں!
اور
عورتیں خاوندوں کی عمدہ رفیق بنیں!

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے مستورات کے جلسہ میں ارشاد فرمایا تھا۔ جب اسلام کا آغاز تھا۔ تو مسلمانوں پر طرح طرح کے مظالم توڑے جاتے تھے۔ بے انتہاء ظلم روا رکھا جاتا تھا۔ خدائے واحد کے پرستاروں کو گوناگوں عذابوں میں مبتلا کیا جاتا تھا۔ اور کلمہ لا الہ الا اللہ کے کہنے والوں کو نہایت سنگدلی اور بے رحمی سے تہ تیغ کیا جاتا تھا۔ مگر وہ خدا کے مومن بندے اسلام کی آن پر قربان ہونے والے بڑی شان سے یہ کہتے ہوئے ؎

خونے نہ کردہ ایم وکسے را نہ کشتہ ایم
جرمم ہمیں کہ عاشق روئے تو گشتہ ایم

اس کی بھینٹ چڑھتے تھے۔ اور باوجود ان تمام کمزوریوں مشکلات اور خطرات کے ایک لمحہ کے لئے بھی مایوسی ان کے نزدیک نہیں پھٹکتی تھی۔ بلکہ ہر وقت یہی خیال ان کے دل میں موجزن تھا۔ کہ وہ دنیا پر غالب آ کر رہیں گے۔ بغرض اس وقت اسلام پر کوئی ایسی مصیبت نہ تھی۔ جو نہ توڑی گئی۔ مگر وہ اس قدر کمزور زخمی اور نڈھال نہ ہوا تھا۔ جیسا کہ اب ہے۔ اس لئے کہ وہ اسلام کے مصائب کے دن نہ تھے۔ بلکہ وہ پرستاران اسلام کی سچی قربانیوں کا وقت تھا۔ جن سے اسلام کے پودے کی آبیاری اور پرورش ہو رہی تھی۔ اور ان لوگوں نے عہد کر لیا تھا۔ کہ ہم مر جائیں گے مٹ جائینگے۔ قتل ہو جائیں گے۔ مگر اپنے پیارے مذہب کو برباد نہیں ہونے دیں گے۔ ان چند نفوس کی سچی تڑپ جذبۂ شوق جوشِ محبت اور ایثار ہی تھا جس نے تھوڑے عرصہ میں کروڑوں کی تعداد میں جاں نثاران اسلام پیدا کر دئے۔ اور انہوں نے اپنے عملی نمونوں سے اس قلعہ کو ایسا مستحکم کر دیا۔ کہ کسی دشمن کی گولہ باری اس میں رخنہ اندازی نہ کر سکی۔ اور قیصر و کسریٰ کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ مگر اب چونکہ مسلمانوں میں خود غرضی کے مرض نے اپنا گھر کر لیا ہے۔ اس لئے مسلمان اس پُر آشوب بھنور سے صرف اپنا بوریا بستر سنبھال کر نکلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ خواہ کشتیٔ اسلام ڈوبے یا بچے۔ مگر خداوند قادر نے جو خود اس دین متین کا محافظ ہے۔ اس ڈگمگاتی کشتی کو سنبھالنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ناخدا بنا کر بھیجا۔ جنہوں نے اپنے

... پیچھے پھرتے ہیں وہی سید ولد آدم کا نمونہ ... کے اسباب سے دنیا والوں کو آگاہ کیا اور ... اسلام کو اپنے عملی نمونوں سے پختہ کرنے کی ہدایت فرمائی مگر افسوس کہ دوست کو دشمن اور تریاق کو زہر سمجھا گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ابھی تک مخالفین اسلام اپنی پوری طاقت اور قوت کے ساتھ اسلام پر حملہ آور ہیں۔ انہوں نے کمزور حصہ پر فوج کشی کر کے مذہب سے ناواقف فرقۂ اناث کو طرح طرح کے حیلوں چالوں اور لالچوں سے دام تزویر میں لانا شروع کر دیا ہے۔ اور رمالوں حکیموں جوگیوں کے ذریعہ یہ شرمناک کام کر رہے ہیں۔

واقعی اسلام کا آہنی قلعہ مستورات کی جہالت کے باعث کمزور ہو رہا ہے۔ زیادہ کمزور طرف کو دشمن کی گولہ باری کا اندیشہ ہوتا ہے۔ بھائیو بیشک مذہب اسلام نے مرد کو دو دو تین تین چار چار نکاح تک اجازت دی ہے۔ بشرطیکہ وہ انصاف کر سکے۔ دل کے عدل کی حالت تو خدا ہی جانتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ عام طور پر ظاہری عدل و انصاف کو بھی نگاہ میں نہیں رکھا جاتا۔ چنانچہ مشاہدہ کی بات ہے کہ اکثر اوقات جب مرد عقد ثانی کرتے ہیں۔ تو پہلی بیوی اور بچوں کو نان نفقہ سے بھی تنگ کر دیتے ہیں وہ بے چاری اس بے انصافی سے زندہ درگور ہو جاتی ہے۔ نہ اس کے ہاتھ میں کوئی ایسا ہنر ہوتا ہے۔ کہ اپنا اور بچوں کا تنور شکم پر کر سکے۔ اور نہ ہی اس کے پاس اتنا اثاث البیت ہوتا ہے جس سے وہ ان اخراجات کی متحمل ہو سکے۔ وہ بارہا خاوند کی منتیں خوشامدیں کرتی ہے۔ مگر وہ اس کے ساتھ بولنا بھی دوسری بیوی کی دل شکنی خیال کرتا ہے۔ جہاں بد نصیب بیٹھی ہو۔ وہاں سے منہ پھیر کر نکل جاتا ہے۔ یا وہ بے چاری ماما کے منصب پر لگائی جاتی ہے۔ یا گھر سے ہی بالکل جواب ہو جاتا ہے۔

خدارا رسول اکرم سید کونین کی ازدواجی زندگی کو نظر عمیق سے دیکھئیے کہ انہوں نے متعدد بیویوں کے ساتھ کیسی خوش اسلوبی سے گزارا کیا۔ اور ان کو کبھی شکایت کا موقع نہیں دیا۔

اس وقت جبکہ اس بارے میں اخلاق رسول کی مثال قریبًا کالعدم ہو چکی تھی۔ ہمارے سیدنا اولوالعزم خلیفہ نے اپنی عملی زندگی میں متعدد بیویوں کے ساتھ انصاف کر کے دکھا دیا ہے۔ کہ اسلام کا کوئی حکم بھی مومن متقی کے واسطے ناقابل عمل نہیں۔ بلکہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو تمام پہلوؤں سے مکمل ہے۔ اور سب مذاہب سے افضل و اکمل ہے۔ جن لوگوں نے عورتوں کو معلق چھوڑا ہوا ہے۔ خدا کے لئے وہ انہیں حقوق زوجیت عطا فرمائیں۔ نہیں تو ان کے ساتھ شرعی فیصلہ کر لیں۔ ورنہ شدھی کی کالی دیوی کا منہ کھولے نگلنے کے لئے طیار کھڑی ہے۔ جب میں سالانہ جلسہ پر جا رہی تھی۔ تو میرے ساتھ چند ہندو عورتیں بھی ریل میں سوار تھیں۔ جو کہ رہی تھیں کہ دو مسلمان عورتیں خاوندوں کی بدسلوکی سے تنگ آ کر آریہ آشرم میں شدھ ہونے کے لئے آئی ہوئی ہیں۔ یہ بات سن کر میرے دل میں ایک تیر لگا آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔ زمین پاؤں سے نکل گئی۔ اور دل میں خیال آیا۔ کہ واقعی اسلام کے لئے یہ دن بڑے خطرناک ہیں۔ اگر مسلمانوں نے احکام الٰہی کی پرواہ نہ کی اور مستورات کو جائز حقوق جو اسلام نے ان کے لئے مقرر کئے ہیں عطا نہ کئے۔ تو ان کو سخت مصیبت کا منہ دیکھنا پڑے گا۔

مگر ساتھ ہی میں بہنوں کی خدمت میں بھی عرض کئے بدون نہیں رہ سکتی کہ مردوں کی مزاج شناس بننے کی کوشش کریں۔ اور ان اسباب کو دریافت کریں جن سے تنفر دور ہوتا ہے۔ اپنی ضد کو چھوڑ دیں۔ اور یہ ذہن نشین کر لیں۔ کہ الرجال قوامون علی النساء مردوں کو اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر فضیلت دی ہے۔ عورتوں کا فرض ہے کہ ان کی اطاعت کریں۔ ان کی عزت و ناموس کا خیال رکھیں۔ ان کی بساط اور حیثیت سے بڑھ کر خرچ نہ کریں۔ ان کی طاقت سے بڑھ کر کپڑے زیوروں کی فرمائش نہ کریں۔ بلکہ ان کے لئے عمدہ رفیق اعلیٰ غمگسار جاں نثار معاون بننے کی کوشش کریں۔

آریوں نے جوگی اور رمال بن کر مسلمان مستورات کو ورغلانے کی ٹھانی ہے۔ اس کے سدباب کا سہل طریقہ یہی ہو سکتا ہے۔ کہ حدیث نبوی پر عمل کیا جائے۔ بمطابق فرمان نبوی طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ۔ مستورات کو دینی اور دنیوی علوم سے بہرہ ور کیا جائے۔ تاکہ دھوکہ باز جوگیوں رمالوں کے پھندے میں نہ آئیں۔ ضعیف الاعتقاد ہونے کے باعث خلاف از عقل باتوں پر اعتبار نہ کریں۔ اگر ان کو دینی تعلیم دی جائے تو ان ڈھکوسلوں کو بالکل نہیں مان سکتیں۔ اور ان کو کسی قسم کا لالچ اپنے پیارے مذہب سے علیحدہ نہیں کر سکتا۔ اور دنیا جہان کے تمام خزانے وہ اپنے مذہب کے درشہوار کے آگے بالکل ہیچ خیال کرینگی۔

جہالت اور لاعلمی کی وجہ سے وہ اپنے مذہب کی قدر نہیں کر سکتیں۔ ان کو مذہب کی خوبیوں سے باخبر کرنے کے لئے جابجا مدارس کھولے جائیں۔ تاکہ ان میں دین کی سچی تڑپ جذبہ اور شوق بڑھے۔

میرا ارادہ ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عورتوں پر احسانات کے متعلق ایک رسالہ لکھوں جس سے ظاہر ہو کہ اسلام نے عورت کو کس طرح ذلت کی حالت سے نکال کر عزت کے مقام پر کھڑا کیا ہے۔ اور ایسے حقوق عطا کئے ہیں جن کی نظیر صفحہ عالم میں کوئی مذہب پیش نہیں کر سکتا۔ وما توفیقی الا باللہ۔

بھائیو! اب اسلام کا قلعہ مستورات کی طرف سے مضبوط کرنے کی بے حد ضرورت ہے۔ اگر آپ عورتوں کی علمی ترقی اور تربیت کی کوشش کرینگے۔ تو وہ اب بھی وہی قابلیت اور جوہر مردانگی دکھا سکتی ہیں۔ جو ان کی بزرگ عورتوں نے دکھائے آخر ان کے بھی جسموں میں وہی دل اور دلوں میں وہی خون ہے ہمارے احمدی بھائیوں کا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ وہ گھروں میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے خطبے پڑھ کر سنایا کریں۔ عورتوں بچوں کو اسلام کی نازک حالت سے آگاہ کیا کریں۔ اور ایسے دلفریب طریقوں سے اسلام کی خوبیاں پاکیزگی اور برتری ذہن نشین کریں۔ کہ دنیا کی کوئی دلفریبی لالچ اور طمع ان کو صراط مستقیم سے ادھر ادھر نہ کر سکے۔

عاجزہ فاطمہ (اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب ضلع دار نہر)

قرآن مجید آخری شریعت ہے

سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جس طرح قرآن کریم سے پہلے خلق کی رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے شریعت آتی رہی۔ ایک وقت تک اگر ایک تعلیم بطور شریعت رہی تو دوسرے وقت اس کی جگہ اور شریعت آ گئی۔ جو پہلی شریعت کو منسوخ کر دیتی رہی۔ اسی طرح کیوں نہ مانا جائے۔ کہ قرآن مجید بھی ایک خاص وقت کے لئے شریعت تھی۔ جس کے بعد ضرورت ہے۔ کہ نئی شریعت آئے جو اسے منسوخ کر دے۔

پہلی دلیل

اس کے متعلق جاننا چاہیئے۔ کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کے متعلق پہلی کتب میں خبر موجود تھی۔ اور ہر نبی آنحضرت صلعم کی آمد کی خبر دیتا رہا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آیت واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ الآیۃ آل عمران ع۹ آیت ۸۲، ۸۳ میں اس امر کو ظاہر کیا ہے۔ اسی طرح وہ ایک شریعت کی بھی خبر دیتے رہے کہ جو تعلیم وہ لائے گا اسے ماننا اور عمل کرنا لازم ہو گا

توریت اور انجیل میں کئی مقامات پر اس کے متعلق ذکر ہے۔ استثناء ۱۸ باب میں ہے "میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا۔ (تجھ سا سے مراد صاحب شریعت) اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اسے فرماؤں گا۔ وہ سب ان سے کہیگا"۔

پھر ۱۹ باب میں ہے۔

اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لیکر کہیگا نہ سنے گا تو میں اس کا حساب اس سے لوں گا"۔

اسی طرح انجیل میں مسیح کا قول ہے کہ "بہت سی باتیں ہیں جن کی ابھی تم برداشت نہیں کرتے۔ مگر میرے بعد ایک آئیگا جو ان کو بیان کرے گا"۔

اسی طرح اگر قرآن شریف کے بعد بھی کوئی شریعت آنی ہوتی تو ضروری تھا۔ کہ قرآن مجید میں اس کے متعلق بتلایا جاتا۔ مگر قرآن مجید کو شروع سے اخیر تک پڑھ لو کہیں بھی یہ نہیں ملیگا۔ کہ اس کے بعد کوئی اور تعلیم اور شریعت آئے گی۔ بلکہ بخلاف اس کے یہ امر بوضاحت بیان کیا گیا ہے۔ کہ یہ کامل دین ہے۔ اور کوئی تعلیم نہیں جو اس میں نہ ہو اور اس کی ہم کو ضرورت ہو۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی۔ دوسرے مقام میں آیا ہے۔ فبای حدیث بعد اللہ وایاتہ یومنون اور فبای حدیث بعدہ یومنون۔

الغرض قرآن شریف سے پہلے سابقہ شریعتوں کے اندر ایک آئندہ کی شریعت اور تعلیم کی خبر کا موجود ہونا اور قرآن شریف کے اندر آئندہ کسی شریعت اور نئی تعلیم کے آنے کی خبر کا نہ ملنا بلکہ اس کے خلاف اس شریعت کو کامل شریعت بتلانا یہ دلیل ہے کہ قرآن مجید کامل اور آخری شریعت ہے۔

دوسری دلیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میں دوسرے انبیاء سے چھ باتوں میں فضیلت دیا گیا ہوں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ مجھ سے پہلے نبی اپنی اپنی قوم کی طرف آتے تھے۔ مگر میں تمام دنیا کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ چنانچہ پہلی کتب سماوی کے دیکھنے سے بھی یہ امر ظاہر ہے۔

سو بوجہ ہر نبی کے اپنی ہی قوم کی طرف مبعوث ہونے کے اس کی تعلیم اور شریعت بھی فقط اسی قوم کے لئے ہوتی تھی اور اس قوم میں جو کمزوریاں ہوتی تھیں۔ وہ شریعت انہی کا علاج کرتی تھی۔ اس لئے وہ شریعت کامل شریعت نہیں ہو سکتی تھی۔ جیسے توریت میں انتقام پر زیادہ زور دیا گیا ہے اور انجیل میں عفو پر۔ سو بوجہ پہلی شرائع کے ناقص ہونے کے اور ایک ایک قوم کی طرف آنے کے ضرورت تھی۔ کہ ایک وقت تک وہ تعلیم لوگوں کی پیرایہ عمل ہو۔ اور دوسرے وقت اور تعلیم ہو۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ تمام دنیا کے لئے آئے تھے۔ اس لئے جو شریعت آپکو دی گئی۔ وہ بھی تمام دنیا کے لئے تھی۔ جیسے سورہ فرقان کے شروع میں آیا ہے الحمد للہ الذی نزل الفرقان علے عبدہ لیکون للعلمین نذیرا۔ کہ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہی ہیں جس نے اپنے بندہ پر قرآن اتارا تاکہ وہ تمام جہانوں کے لئے ڈرانے والا ہو۔

پس تمام امتوں میں جو جو بدیاں تھیں ان تمام کا علاج قرآن مجید میں ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں نوحؑ کی امت ابراہیمؑ کی امت۔ موسیٰؑ اور مسیحؑ کی امت تمام کی تمام امتیں بگڑ چکی تھیں۔ اور ضرورت تھی۔ کہ انہیں نوحؑ۔ ابراہیمؑ موسیٰؑ۔ مسیحؑ آئیں۔ اور ان کی اصلاح کریں۔ اللہ تعالےٰ نے ایک ایسے شخص کو بھیجا جو تمام انبیا کا مظہر تھا۔ جو نوحؑ بھی تھا۔ ابراہیمؑ بھی تھا۔ موسیٰؑ اور مسیحؑ بھی تھا اور جو اس کو تعلیم دی گئی وہ بھی کامل اور جامع تعلیم تھی۔ جیسے کہ قرآن مجید میں آتا ہے۔ ان ھذا لفی الصحف الاولیٰ صحف ابراھیم وموسیٰ پھر آتا ہے۔ فیھا کتب قیمۃ۔

الغرض آنحضرت صلعم سے پہلے جس قدر انبیاء آئے وہ اپنے اپنے وقت میں اپنی اپنی ہی قوم کی طرف مبعوث ہوتے رہے۔ اس وجہ سے ضرورت پیدا ہوتی رہی کہ وہ تعلیم جو ان کو ملی وہ بھی بدلتی رہے۔ مگر آنحضرت صلعم تمام دنیا کی طرف مبعوث ہو کر آئے تھے اس لئے جو تعلیم آپ لیکر آئے وہ بھی تمام دنیا کے لئے تھی اور اس کے بعد ضرورت نہ تھی۔ کہ کوئی اور شریعت آئے۔

تیسری دلیل آنحضرت صلعم کے زمانہ میں پہلی شریعتیں اپنی اصلی حالت پر نہ رہی تھیں۔ بلکہ کثرت کے ساتھ اس میں انسانی ہاتھ دخل پا گئے تھے۔ اس وجہ سے ضرورت تھی۔ کہ الٰہی تعلیم جو خالص خدا کی طرف سے ہو۔ آئے اور اب قرآن مجید تیرہ سو سال گذرنے کے بعد بھی بعینہ ویسے کا ویسا ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ جیسا صحابہ کے پاس تھا۔ سورتیں کیا۔ فقرات کیا حروف تک بلکہ اعراب تک اسی طرح موجود ہیں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت تھے۔ باوجود اس کے کہ مسلمانوں کے اس وقت بیچاسوں فرقے ہیں۔ اور کثرت سے آپس میں اختلاف ہے۔ مگر قرآن مجید ہر فرقہ کے ہاتھ میں یکساں ہی ہے۔ جس میں زیر زبر تک کا فرق نہیں۔ اور کیوں ایسا نہ ہوتا جبکہ اللہ تعالےٰ نے خود اس کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے۔ اور کھلے طور پر کہا ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔

بعض لوگ یہ آیت سنکر کہہ دیتے ہیں۔ کہ ذکر سے مراد قرآن مجید نہیں۔ بلکہ آنحضرت صلعم ہیں۔ گو ذکر سے آپ بھی مراد ہو سکتے ہیں۔ مگر اس جگہ مراد قرآن مجید ہی ہے۔ جیسا کہ صریح طور پر دوسرے مقام میں کہا۔ انہ لذکر لک ولقومک۔

الغرض قرآن مجید سے پہلے سماوی کتب اور سابقہ شریعتوں کا محفوظ نہ رہنا اور ان میں تحریف وتبدیل کا پیدا ہو جانا اور قرآن مجید کا محفوظ رہنا اور باوجود مسلمانوں میں کثرت اختلاف کے اس کا انسانی دست اندازی سے محفوظ رہنا اور الٰہی وعدہ اس کی حفاظت کا ہونا دلیل ہے اس امر کی کہ قرآن مجید کے ہوتے ہوئے اب نہ کسی نئی شریعت کی ضرورت ہے۔ اور نہ آئندہ کسی نئی شریعت کی ضرورت ہوگی۔

چوتھی دلیل کسی شریعت کے ہوتے ہوئے دوسری شریعت کی تب ضرورت ہوتی ہے جب پہلی شریعت پر عمل ناممکن ہو۔ یا بعض کے لئے ممکن ہو۔ اور بعض اس پر عمل پیرا نہ ہو سکتے ہوں۔ جیسے کہ قرآن مجید اس وقت نازل ہوا جب پہلی شریعت پر عمل کرنا ناممکن ہو گیا تھا کیونکہ توریت کی انتقام کی تعلیم ایسی تھی۔ کہ ہر جگہ اس پر عمل نہیں ہو سکتا تھا۔ اور انجیل کی تعلیم عفو اور نرمی بھی ہر جگہ کام نہ دے سکتی تھی۔ بلکہ ضرورت تھی۔ کہ ہر دو صفات کا ظہور اپنے اپنے موقعہ ومحل پر ہو۔

اسی طرح کئی اور حکم تھے جن پر کوئی بھی اس وقت عمل نہیں کر سکتا تھا۔ اس وجہ سے اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلعم کے ذریعہ تعلیم دی۔ جو ہر ایک کے لئے ممکن العمل تھی۔ اور جس میں کھلے لفظوں میں کہا گیا کہ یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر اور لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا)

پس وہ تعلیم جو آنحضرت صلعم کے ذریعہ دی گئی اس پر آج بھی عمل کرنا ایسا ہی ممکن ہے۔ جیسے اس وقت جبکہ یہ تعلیم اتاری گئی۔ چنانچہ کوئی نہیں ثابت کر سکتا۔ کہ شریعت اسلام کا فلاں حکم ایسا ہے۔ جس پر موجودہ زمانہ میں عمل کرنا ناممکن ہے۔ کیونکہ اس وقت بھی ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں مسلمان اس شریعت پر چلتے اور عمل کر کے اس امر کا ثبوت دیتے ہیں کہ اس پر عمل ہو سکتا ہے۔

پانچویں دلیل کسی تعلیم کے ہوتے ہوئے دوسری تعلیم کی اس وقت ضرورت ہوتی ہے جب پہلی تعلیم ناقص ہو۔ یعنی کئی باتیں جن کی انسان کو ضرورت ہو اس میں وہ بیان نہ ہوں یا کئی امور جن کی انسان کو قطعاً ضرورت نہ ہو وہ اس میں خواہ مخواہ پائے جاتے ہوں۔ پس قرآن مجید کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ایسی چیز نہیں جس کی مذہبی اور دینی نقطۂ خیال سے انسان کو ضرورت ہو۔ اور اس میں اس کا علاج نہ ہو۔ جیسے خود اس نے دعویٰ کیا ہے تبیانا لکل شئی کہ وہ ہر چیز کو کھول کھول کر بیان کرنے والی ہے۔ اسی کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اشارہ فرمایا۔ ؎

یا الٰہی ترا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

خاکسار ظہور حسین مبلغ (از قادیان)

سائمن کمیشن کے طریق کار کا اعلان

باعزت اور مساوی حیثیت سے ہندوستانیوں کی شرکت

نئی دہلی ۱۱ر فروری۔ سر جان سائمن نے جناب لارڈ اِرون کو ایک خط لکھا ہے۔ جس کا ضروری خلاصہ حسب ذیل ہے۔

اگرچہ ہمیں متعدد پیغامات خیر مقدم اور حوصلہ افزائی کے بھی موصول ہو چکے ہیں۔ تاہم ہم اس حقیقت سے بھی آگاہ ہیں۔ کہ ملک بھر میں (اظہار ناراضگی) کے جلسے کئے جا رہے ہیں۔ اور قرار دادیں منظور کی جا رہی ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ ایک بہت بڑی غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔ جو ہمارے ارادوں کے متعلق پیدا ہو گئی ہے۔

ہماری تجویز یہ ہے۔ کہ یہ امور یا تصریحات مع متعلقہ شہادت کے ایک آزاد مشترکہ کانفرنس کے سامنے رکھے جائیں۔ جس کا صدر مجھے مقرر کیا جائے۔ اور جس میں سات برطانی ارکان کمیشن کے علاوہ ایسی ہی ایک جماعت ہندوستانی مجالس وضع قوانین کی منتخب کردہ ہو۔ اس جماعت کا انتخاب اس طرح عمل میں آئے۔ جس طرح پارلمنٹ نے ہمیں منتخب کیا ہے۔ ہم اس مشترکہ آزاد کانفرنس کی تجویز میں دو وجوہ پیش نہیں کرتے۔ کہ ہمارے لئے ہندوستانی مجالس قانون ساز کے ارکان کی امداد ضروری ہے۔ بلکہ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ہندوستان اور برطانیہ کے حقیقی مفاد کے لئے صحیح اور جائز طریق صرف یہی ہے۔ کہ اس چیز کے لئے سہولت بہم پہنچائی جائے۔ اور جو شہادت پیش ہو۔ اس کی جانچ پڑتال کی جائے۔ اور اگر ضرورت ہو۔ تو ہندوستانیوں کی طرف سے آزاد اور مساوی شرائط پر اسے آشکارا کیا جائے۔

اس لئے ہماری تجویز ہے۔ کہ اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ کو دعوت دیجائے۔ کہ وہ اپنے غیر سرکاری ارکان میں سے سات اشخاص کی ایک مشترکہ مجلس منتخب کریں۔ نیز ہر ایک صوبہ کی کونسل سے استدعا کی جائے۔ کہ وہ بھی ایسی کمیٹیاں مرتب کریں۔ جب ایسے مضامین زیر بحث ہوں۔ جن کا تعلق مرکز کے ساتھ ہے۔ تو اس وقت کانفرنس میں صرف مرکزی قانون مجالس کی منتخبہ مجلس شامل ہو۔ لیکن جب صوبجاتی معاملات پر بحث ہو۔ تو متعلقہ صوبہ کی مجلس منتخبہ کے ارکان کے علاوہ مرکزی کمیٹی کے ارکان کو بھی اجازت دی جائے۔ کہ وہ کانفرنس میں بطور زائد عنصر شامل رہیں۔ تاکہ زیر بحث معاملات کے متعلق ان کی واقفیت تصویر کے ایک ہی رُخ تک محدود نہ رہے۔ ہم نہیں چاہتے۔ کہ اس کانفرنس کے ہندوستانی عنصر کی ہیئت ترکیبی کے متعلق ہم خود کسی قسم کا دباؤ ڈالیں۔ بلکہ اگر ہندوستان کے متعلقہ مختلف عناصر کے درمیان اس سکیم کے متعلق خود کسی قسم کا سمجھوتہ ہو جائے۔ تو ہم اسے موجب ترجیح سمجھیں گے۔ اگر مناسب موقعہ پر مشترکہ کانفرنس کے ہندوستانی حصہ میں ان لوگوں کی شمولیت کا انتظام ہو سکے جو صوبجاتی حصول کی طرف سے بات کرنے کے قابل ہوں تو ہمارا مقصد پورا ہو جاتا ہے۔ صوبجاتی کونسلوں کے یہ نمائندے اسی طرح ہونگے۔ جس طرح مجلس مشترکہ مرکزی مجالس وضع قوانین کی نمائندہ جماعت ہوگی۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ہندوستان کی نمائندگی کرنے والے ارکان جو ہمارے ساتھ اجلاس میں شامل ہوں گے۔ اتنی بڑی تعداد تک نہ پہونچ جائیں۔ جس پر قابو نہ پایا جا سکے۔ بلاشبہ ہمارا خیال ہے۔ کہ جس طرح ہم ایک ایسی جماعت پر مشتمل ہیں۔ جو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں اور تمام برطانی سیاسی جماعتوں سے منتخب کی گئی ہے۔ اسی طرح کانفرنس کے ہندوستانی حصہ کو بھی جہاں تک ہو سکے نمائندگی حاصل ہونی چاہیئے۔

متذکرہ صدر مسئلہ کے بعد دو مسائل باقی رہ جاتے ہیں۔ ایک شہادت کا معاملہ۔ دوسرا رپورٹ تیار کرنیکا معاملہ۔ میں دونو کو نہایت خوش اسلوبی سے طے کرنے کا خواہاں ہوں۔ ہم میں سے بعض حضرات کو صنعتی اور سیاسی مسائل کی مشترکہ کانفرنسوں کے طریق عمل کا کافی تجربہ ہے۔ اور ہم یہ جانتے ہیں۔ کہ کانفرنس کے ہر حصہ کو وقتاً فوقتاً علیحدہ علیحدہ اجلاس منعقد کرنے کی ضرورت پیش آئے گی۔ کوئی وجہ نہیں۔ کہ جمہور کی نمائندہ جماعتوں یا انفرادی حیثیت سے شہادت دینے والوں کی شہادتیں عام طور پر مکمل کانفرنس کے سامنے نہ لیجائیں۔ جیسے کہ مختلف حکومتوں کی طرف سے پیش ہونیوالی شہادت لیجائیگی اگر کوئی موقعہ ایسا آگیا۔ جب اس عام تجویز پر عمل کرنا ناممکن ہو گیا تو میں اسے بصیغہ راز نہ رکھونگا۔ اور مشترکہ آزاد کانفرنس کے اپنے رفقاء سے صاف صاف کہہ دونگا۔ اور مجھے امید ہے۔ کہ اسوقت تک میرے رفقاء مجھ سے ایسا بیان قبول کرنے کیلئے میری حس انصاف پر پوری پورا اعتماد کرنے لگیں گے۔ کہ شہادتیں علیحدہ کیوں لی جا رہی ہیں میں خیال کرتا ہوں۔ کہ ہندوستانی عنصر کو بھی اکثر ایسے مواقع پیش آئینگے۔ جب وہ اسی طریق سے عمل پیرا ہونا مناسب خیال کریں گے

میں اس موقعہ پر کمیشن کے صحیح کام کو اور عام سکیم میں اس کی حیثیت کو از سر نو بیان کرنا چاہتا ہوں۔

کمیشن کسی حیثیت سے بھی حکومت ہند یا حکومت برطانیہ کا آلہ کار نہیں۔ بلکہ وہ اس فرض کو جو اس پر ملک معظم کی طرف سے عائد کیا گیا ہے۔ بالکل آزاد اور پابندی سے مبرا جماعت کی حیثیت سے اپنے کندھوں پر لے رہا ہے۔ اور پارلیمنٹ کے ارکان پر مشتمل ہے۔ جو ہندوستانی مجالس وضع قوانین کو اپنے رفقاء خیال کرتے ہیں۔ یہ کمیشن منتظمہ یا مقننہ جماعت نہیں جسے ہندوستان کی آئندہ حکومت کے متعلق فیصلوں کے اعلان کرنے کا اختیار حاصل ہو۔ ان فیصلہ جات سے پہلے جن کے مکمل طریق کی پہلی منزل موجودہ تحقیقات ہے۔ اس کام کا ختم ہو جانا ضروری ہے۔ اور اس طریق میں یہ بات بھی شامل ہے۔ کہ ہندوستان کی مجالس وضع قوانین اور دیگر جماعتوں کے وفود کے ذریعہ پارلیمنٹ کی مشترکہ مجلس کے سامنے اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ بہم پہونچایا جائے۔ موجودہ کمیشن کو محض رپورٹ کرنے اور سفارشات پیش کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ اور ہماری خواہش ہے کہ اس رپورٹ میں ان خیالات اور آرزوؤں کا نہایت صحیح صحیح بیان پیش کر دیں۔ جو ہندوستان میں پائی جاتی ہیں۔ اور آئینی اصلاحات کے متعلق اس حد تک ٹھوس تجاویز پیش کریں۔ جہاں تک کہ ہمارے سامنے پیش کی جائیں گی۔ اس کمیشن کے برطانی ارکان محض اس بیان کے لئے ذمہ دار ہوں گے۔ جو تحقیقات کے نتیجہ کے طور پر ان کے قلوب پر ہونیوالے تاثرات سے تیار ہوگا ہم اس حاکم کے سامنے اپنی رپورٹ پیش کریں گے۔ جس نے کہ ہمیں اس کام پر متعین کیا تھا۔ پس اگر ایسی مجلس بنائی گئی۔ تو مشترکہ مجلس اپنے نتائج فکر کو مرکزی مجالس وضع قوانین کے سامنے پیش کرنے کی حقدار ہوگی۔ یہ صاف ظاہر ہے۔ کہ ان دستاویز کا یکساں طور پر تیار کرنا اور پیش کرنا ضروری ہے۔ مجلس مشترکہ مرکزی مجالس وضع قوانین کے سامنے جو بیان پیش کرے گی وہ معمولی آئینی ذرائع کی وساطت سے برطانی پارلیمنٹ کے سامنے پیش ہونے کے قابل بنایا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر ہندوستانی نمائندوں کی مجلس مشترکہ اس امر کی خواہشمند ہوگی۔ تو ہم ان کے بیان کو اپنے بیان کا ایک تتمہ بنالیں گے۔ تاکہ دونوں بیان ایک ہی وقت میں ملک معظم کے سامنے پیش ہو سکیں اور شائع ہو سکیں ؎

ہمارا موجودہ معائنہ ابتدائی ہے۔ اور مشترکہ آزاد کانفرنس کے اجلاس اکتوبر سے پہلے شروع نہ ہوں گے۔ لیکن ہم نے تجاویز ابھی پیش کر دی ہیں۔ مقصد صرف یہ نہیں۔ کہ فضا

وصیتیں

۲۶۹۲۔ میں دین محمد ولد چوہدری پیراں بخش قوم راجپوت پیشہ [illegible] در عمر ۴۰ سال بیعت ۱۸۹۸ء ساکن کوال ضلع انبالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۲ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا ایک مکان خام واقعہ موضع کوال قیمتی ۵۰ روپیہ ہے۔ میرا گذارہ [illegible] پر ہے۔ ماہوار اندازاً ۲۰ ہوگی۔ میں تا زیست اپنی آمد کا ماہوار حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت (حصہ آمد) [illegible] رہوں گا۔ اور میری وفات کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ [illegible] کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط دین محمد بقلم خود حال مہاجر قادیان۔ گواہ شد اللہ دتا جالندھری گواہ شد مرزا مہتاب بیگ بقلم خود۔ انچارج درزی خانہ۔

۲۶۱۷۔ میں برکت بی بی زوجہ نظام الدین قوم جٹ عمر ۴۶ سال [illegible] کاٹھوال ضلع امرتسر حال مہاجرہ قادیان کی ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت داخل کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی۔ میری موجودہ جائداد مہر [illegible] فقط والسلام العبد برکت بی بی موصیہ۔ گواہ شد عبد الکریم پسر موصیہ گواہ شد نظام الدین خاوند موصیہ۔ ۲۲/۲۷

۲۷۱۹۔ میں عزیز الدین ولد نواب الدین کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۰ء ساکن چانگریاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت آج بتاریخ ۱۵/۱۱/۲۷ کو کرتا ہوں۔ میں اس وقت محکمہ نہر میں سپلائی پر ملازم ہوں۔ اپنی ماہوار آمدنی کا دسواں حصہ انشاء اللہ تا زیست بمد وصیت (حصہ آمد) داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میری وفات کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد عزیز الدین احمدی سگنیلر چہال پٹنکہ جھنگ برانچ لائل پور بقلم خود۔ گواہ شد نور الدین چانگریاں۔ گواہ شد غلام رسول احمدی چانگریاں۔

۲۷۳۸۔ میں خورشید بیگم زوجہ میاں محمد لطیف صاحب ککے زئی عمر ۲۵ سال ساکن فیض اللہ چک ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰۔ نومبر ۱۹۲۷ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد موجودہ زیورات مہر۔ برتن قیمتی الف [illegible] ہے۔ جس میں سے نقد ایک [illegible] سونا جو اندازاً ۱/۲ ۴ تولہ ہے۔ بمد وصیت ادا کرتی ہوں۔ کمی بیشی کی ذمہ دار ہوں۔ میری وفات پر اگر کوئی مزید جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد خورشید بیگم موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد حافظ نور محمد فیض اللہ چک۔ گواہ شد محمد لطیف نمبردار خاوند موصیہ

۲۷۵۶۔ میں شیر محمد ولد فضل دین قوم کمبار پیشہ ترکھان عمر ۳۰۔ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن بکھو کے۔ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری ماہوار آمدنی اندازاً ۳۰ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی آمدنی کا ماہوار ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت (حصہ آمد) داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط ۲۹/۱۲/۲۷

شیر محمد موصی حال وارد قادیان۔ گواہ شد سید محمد احمدی بھینو آنہ چک ۲۸۳ حال وارد قادیان ۲۹/۱۲/۲۷۔ گواہ شد۔ ماسٹر فضل الٰہی مہاجر قادیان ۲۹/۱۲/۲۷

۲۷۷۴۔ میں ناظر خاں ولد سردار خاں افغان پیشہ داہی عمر ۲۷ سال بیعت ۱۹۱۹ء ساکن ڈیریا نوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۲۷ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ہو۔ اس کے دسواں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲)۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ (۳) میری موجودہ جائداد زمین قیمتی الف روپیہ کی۔ مویشی قیمتی [illegible] مکان سکونتی ما۔ فقط۔ ناظر خاں موصی حال وارد قادیان۔ گواہ شد محمد منشی خان حال وارد قادیان۔ گواہ شد کریم داد ولد اللہ داد خاں۔ حال وارد قادیان

سندھ انجنیئرنگ کالج سکھر (سندھ)

میں قلیل عرصہ میں اوورسیر اور سب اوورسیر کلاس کی نہایت اعلیٰ تعلیم دیجاتی ہے۔ آج ہی پرنسپل سے پراسپکٹس طلب فرمایئے

ضرورت ہے۔

ایسے مڈل و انٹرنس پاس طلباء کی جو کہ ریلوے و محکمہ نہر وغیرہ میں ملازمت کرنے کے خواہشمند ہوں۔ مفصل حالات دو آنہ کا ٹکٹ بھیجکر معلوم کریں۔

امپیریل ٹیلیگراف کالج دہلی۔

ضروری اعلان

میں عنقریب تجارتی اغراض کیلئے جنوبی اور مشرقی ہندوستان کے دورہ پر روانہ ہونیوالا ہوں اگر آپ اپنی اشیاء کی فروخت۔ تقسیم لٹریچر اور دیگر امور کے لئے معمولی کمیشن پر فائدہ اٹھانا چاہیں۔ تو مجھ سے خط و کتابت کریں۔

(مشیخ) عبدالقیوم کمرشل ٹریولر۔ احمدیہ بلڈنگ بٹالہ ضلع گورداسپور

اکسیر البدن رجسٹرڈ

جملہ جسمانی و دماغی کمزوریوں کا ایک ہی علاج ہے۔ دل میں نئی امنگ اعضاء میں نئی ترنگ اور دماغ میں نئی جوانی پیدا کرنا بس اس پر ختم ہے۔ قیمت خوراک ایکماہ پانچ روپے

بابو غلام محمد صاحب پارسل کلرک پشاور لکھتے ہیں۔ کہ میں نے اکسیر البدن کو بیحد مفید پایا۔ اور اس کا اثر ان سب مقوی ادویات سے اجتک جس قدر میں نے دیکھیں۔ افضل ہے۔

موتی سرمہ رجسٹرڈ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ کوہانجنی۔ رتوندا۔ ابتدائی موتیابند۔ غرضیکہ جملہ امراض کیلئے اکسیر ہے۔ جو اپنا معمول بنائینگے۔ انشاء اللہ عمر بھر کبھی ان کی آنکھیں خراب نہ ہونگی۔ جو لوگ جوانی میں اسکا استعمال کرتے رہینگے۔ بڑھاپے میں اپنی نظر جوانوں سے بہتر پائینگے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنہ

سید اختر الدین صاحب ہیڈ مولوی کنگ سے لکھتے ہیں۔ کہ آپ کا سرمہ میرے ایک بھتیجے کی آنکھوں کیلئے جو بوجہ چیچک خراب ہوگئی تھیں۔ بیحد مفید ثابت ہوا۔ ایک تولہ اور بذریعہ وی۔ پی بھیجدیں۔

موتی دانت پوڈر رجسٹرڈ گوشت خورہ دانتوں سے خون یا پیپ کا آنا۔ دانتوں پر میل جمنی۔ انکا زرد ہونا۔ منہ سے بو آنا وغیرہ جملہ امراض دندان کیلئے تریاق ہے۔ دانتوں کو موتیوں کی طرح چمکاتا اور بدبو دہن سے دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے قیمت فی شیشی ۸ آنہ

مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر ہائی سکول قادیان لکھتے ہیں۔ کہ میں نے یہ پوڈر استعمال کیا بہت مفید پایا علاوہ دانتوں کو صاف رکھنے کے یہ مسوڑوں کیلئے بھی بہت مفید ہے۔ نوٹ ہر سہ ادویات اکٹھی منگوانیوالوں کیلئے محصول ڈاک معاف

المشتہر منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

حب اٹھرا

کا نام

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے مولانا نورالدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب و مقبول و مشہور ہیں۔ اور ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچے ذہین اور خوبصورت اور اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوگا۔ قیمت فی تولہ ۱۰ شروع حمل سے تا ختم رضاعت تک تقریباً ۵ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ ایک مشت نسخہ لینے پر فی تولہ ایک روپیہ (عہ) لیا جاویگا

ملنے کا پتہ

عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

پیتل کی خوبصورت پالش شدہ پائیدار نمٹوں میں سیروں نفیس و لذیذ روسالی سیویاں تیار کرنے والی نو ایجاد

مشین سیویاں (نو ایجاد)

نقشہ نو ایجاد مشین سیویاں
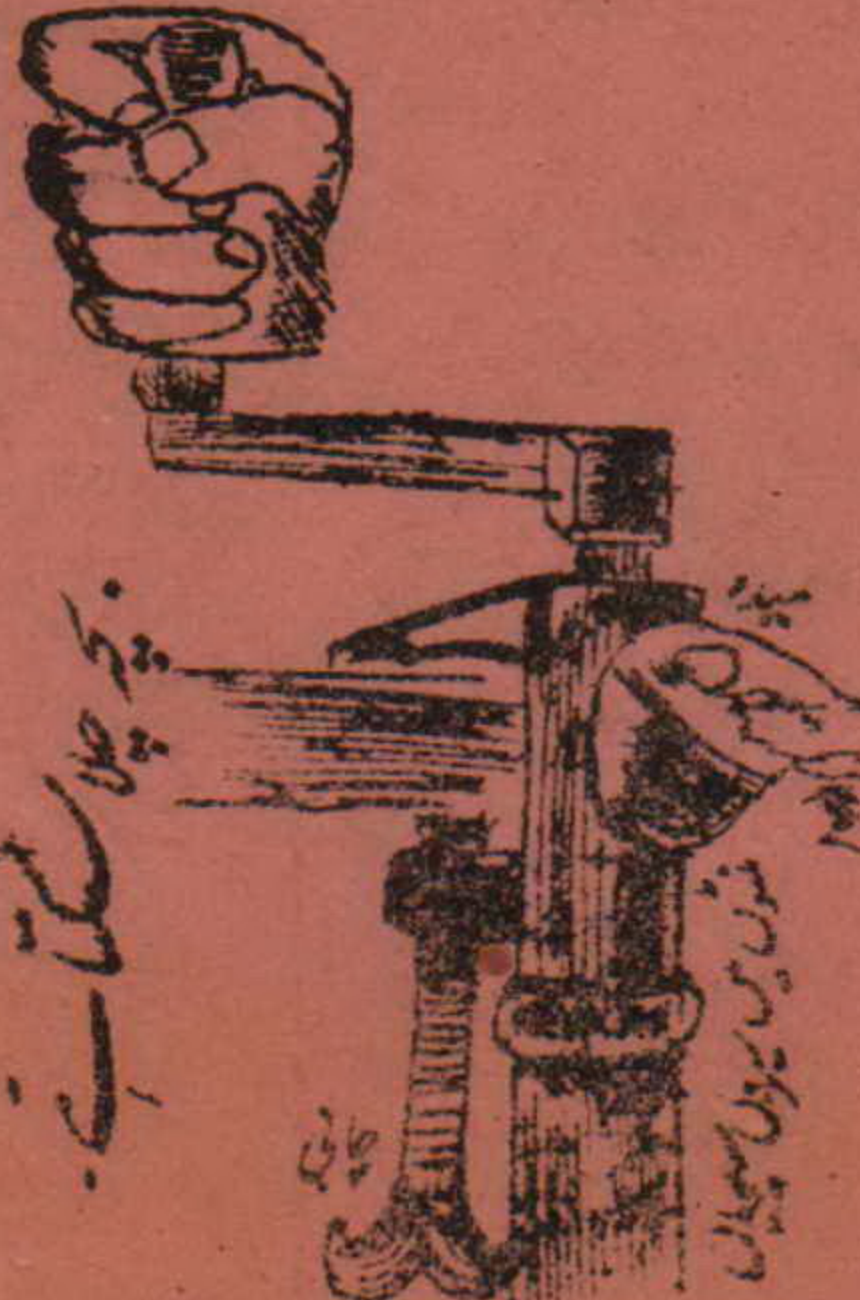
(۱) مشین پیتل معہ چھلنی دو عدد سوراخ ۱ و ۲ قیمت ۱۰ علاوہ محصولڈاک وغیرہ

(۲) مشین لوہا معہ دو عدد چھلنی و چابی قیمت ۱۲

(۳) " " " " قیمت ۸

حوالہ اخبار ضرور دیں۔ پتہ صاف و خوشخط

جدید کارخانہ مشین سیویاں محلہ دارالعلوم قادیان پنجاب

ہندوستان کی خبریں

——— لاہور ۶ فروری۔ آج لالہ کنول نین مجسٹریٹ نے حکیم نظیر علی کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ جن کا اشتہار بعنوان "چار نکاح کیجئے" مختلف اخبارات میں شائع ہوا تھا۔ عدالت نے اشتہار مذکور کو فحش قرار دے کر ملزم کو یکصد روپیہ جرمانہ کی سزا دی ٭

——— جبل پور ۶ فروری۔ شاہی کمیشن کی آمد پر جبل پور کے مسلمانوں نے اپنی دوکانیں سجائیں۔ اور اظہار مسرت کیا گیا

——— لاہور ۷ فروری ڈاکٹر سر محمد اقبال پنجاب کونسل کے آئندہ اجلاس میں حسب ذیل قرارداد پیش کریں گے۔

یہ کونسل ہز ایکسیلنسی گورنر با جلاس کونسل سے سفارش کرتی ہے۔ کہ ہنگامہ فسادات لاہور ۱۹۲۷ء کے بلووں میں جن اشخاص کو سزائیں دی گئی ہیں۔ انہیں از راہ ترحم خسروانہ رہا کر دیا جائے ٭

——— لاہور ۶ فروری۔ آج مسٹر ای۔ ایچ لنکن ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے میاں اختر علی خاں سابق مدیر زمیندار کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ کہ وہ پندرہ پندرہ ہزار روپے کی دو شخصی ضمانتیں بدیں اقرار داخل کریں۔ کہ وہ ایک سال کی مدت کیلئے نیک چلن رہیں گے۔

——— لاہور ۶ فروری۔ ہائیکورٹ کی ڈویژن بنچ میں حویلی کابلی مل کے مقدمہ کی اپیل پیش ہوئی۔ اس مقدمہ میں ملزم جیون سنگھ کو حبس دوام بعبور دریائے شور اور چار دیگر ملزموں کو ۷۔ ۷ سال قید باشقت کی سزا ہوئی تھی۔ ملزموں کی اپیل کے ساتھ ہی سرکار کی طرف سے اس مضمون کی اپیل پیش ہوئی۔ کہ ملزم جیون سنگھ کو سزائے موت دی جائے اور دیگر ملزموں کی سزا بڑھا دی جائے ٭

——— لاہور ۶ فروری آج مسٹر ٹیپ سشن جج کی عدالت میں مدیر۔ ناشر و طابع جریدہ "دی لائٹ" کا مرافعہ پیش ہوا مرافعہ گذاروں کی طرف سے سر شیخ عبدالقادر اور ڈاکٹر سر اقبال اور سرکار کی طرف سے رائے بہادر پنڈت جوالا پرشاد سرکاری وکیل پیروکار تھے ٭

——— لاہور ۸ فروری۔ آج عدالت عالیہ میں مسٹر جسٹس ایڈیسن نے لالہ شام لال کپور مدیر گورو گھنٹال کے مرافعہ کا حکم سنا دیا۔ مرافعہ گذار کو عدالت ضلع سے زیر دفعہ ۱۵۳ الف سزائے قید و جرمانہ ہوئی تھی عدالت عالیہ نے مرافعہ گذار کی بقایا میعاد قید معاف کر کے اس کی رہائی کا حکم صادر کر دیا گیا۔

——— نئی دہلی ۸ فروری۔ کانگرس پارٹی کے سیکرٹری مسٹر گنگا نند سنہا نے حسب ذیل بیان اخبارات میں شائع کرایا ہے۔

مرکزی مجلس وضع قوانین کی کانگرس پارٹی اپنے قائمقام راہ نما مسٹر سری نواس آئنگر کے ہاں ٹی پارٹی میں جمع ہوئی سر جان سائمن کے مکتوب پر بحث و مباحثہ شروع ہوا۔ بالآخر باتفاق رائے قرار پایا۔ کہ اس مکتوب سے بھی کانگرس پارٹی کے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی ٭

——— نئی دہلی ۸ فروری۔ پارلیمنٹری جماعت نے جس کے صدر سر سنکرن نائر ہیں فیصلہ کیا ہے۔ کہ اگر مرکزی مجالس وضع قوانین کی مجلس منتخبہ کو اس قسم کے اختیارات حاصل ہو جائیں۔ کہ وہ جملہ سقامات پر تمام گواہوں کے بیانات قلم بند کر سکے۔ ریکارڈ دیکھ سکے۔ اور دوسرے گواہوں کو طلب کر سکے۔ تو اندریں صورت سائمن کمیشن کو اپنی جماعت کی طرف سے امداد پیش کر دی جائے۔ اس جماعت نے حکومت ہند سے استدعا کی ہے۔ کہ وہ مرکزی مجالس قانون ساز سے مجلس منتخبہ کی ترتیب کے لئے درخواست کرے ٭

——— لاہور ۸ فروری۔ سر محمد شفیع نے آج شاہی کمیشن کے صدر سر جان سائمن کے نام حسب ذیل پیغام بھجوایا ہے ہندوستانی کمیٹی کے منصب اور اپنے طریق کار کے متعلق جس مدبرانہ دوراندیشی سے آپ نے فیصلہ کیا ہے۔ اس کے لئے میں آپ کو اور آپکے رفقاء کار کو دلی مبارکباد دیتا ہوں۔ آپ کے اس دانشمندانہ فعل کو یہاں پر سب نظر استحسان سے دیکھتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ اپنے اہم فرائض کی انجام دہی میں ہندوستان اور انگلستان کے اتحاد کو ترقی دینے کے قابل ہونگے

——— لاہور ۸ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اعلیحضرت حضور نظام نے لارڈ ہیڈلے کو پانچ لاکھ روپیہ لنڈن میں ایک مسجد تیار کرنے کے لئے دیا ہے۔

——— لاہور ۸ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہز ایکسیلنسی سر میلکم ہیلی گورنر پنجاب سائمن کمیشن کے دورہ پنجاب کے بعد آئندہ ماہ اپریل میں رخصت پر جانے والے ہیں۔ توقع ہے۔ کہ سر جیوفری ڈی مانٹ مارنسی۔ رکن مالیات پنجاب آپ کے جانشین ہوں گے۔ اور سر جیوفری کی جگہ سر جان تامسن پولیٹکل سیکرٹری حکومت ہند کا تقرر عمل میں آئیگا ٭

——— جدید دہلی ۷ فروری۔ سر جان سائمن اور لارڈ برنہیم نے مؤتمر خواتین ہند کی افتتاحی رسم میں شرکت کی۔

——— نئی دہلی ۸ فروری۔ کونسل آف سٹیٹ میں رائے بہادر لالہ رام سرن داس کا وہ رزولیوشن نامنظور ہو گیا۔ جس میں آپ نے کہا تھا۔ کہ بناسپتی گھی پر محصول لگانا چاہیئے ٭

ممالک غیر کی خبریں

——— نیویارک ۳۱ جنوری۔ حکومت بالشویک نے تاشقند اور نوو و سیرا کی کے درمیان ۹ سَو میل لمبی ریلوے لائن تعمیر کرنے کی تجویز کی ہے۔ اس لئے روسیوں کا ایک وفد ریاستہائے متحدہ امریکہ گیا ہے۔ جس نے کلیولینڈ میں بہت سے انجن۔ مزدوروں کے اوزار وغیرہ اور موٹریں خریدی ہیں۔ اس لائن کے ذریعہ عمارتی لکڑی اور غلہ وغیرہ وسط ایشیا بھجوایا جائیگا۔ جہاں روئی اور تمباکو کی کاشت کو فروغ دینے کی تجویز ہے۔

——— رگبی ۷ فروری۔ آج ملک معظم نے پارلیمنٹ کے جدید اجلاس کا سرکاری طور پر افتتاح فرمایا۔ دارالامراء میں پہونچکر ملک معظم نے شاہی لباس زیب تن کیا۔ اور تخت پر رونق افروز ہوکر شاہی تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے شاہ افغانستان کو ماہ مارچ میں یہاں تشریف لانے کی دعوت دی ہے۔ اور میں اپنے دارالحکومت میں ان کا خیر مقدم کرنے کے موقعہ کا انتظار کر رہا ہوں۔ تاجدار افغانستان کی پہلی سیاحت یورپ میں ان کا خیر مقدم کرنے کے لئے مجھے خاص خوشی حاصل ہوگی۔ چین کی حالت پہلے کی نسبت اچھی ہے چنانچہ ہم نے برطانوی اور ہندوستانی رعایا کی حفاظت کے لئے جو بری اور بحری فوج وہاں تعینات کر رکھی تھی۔ اس میں تخفیف کر دی ہے ٭

——— لنڈن ۸ فروری۔ یہاں یہ خبر عام گشت کر رہی ہے کہ میاں سر فضل حسین "ہائی کمشنر فار انڈیا" بننے والے ہیں اس خبر کے متعلق سرکاری تصدیق کا انتظار کیا جا رہا ہے۔

——— نیا واڑہ دہلی ۲ فروری۔ آج پرانی اور نئی دہلی کے درمیان پہاڑ گنج کے قریب پانچ ہزار باشندگان دہلی کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں متعدد حضرات نے تقریریں کیں جلسہ میں سوراجیہ سبھا کی اس قرارداد کی تصدیق کی گئی۔ کہ کمیشن کا مقاطعہ نہ کیا جائے اور نہ ہڑتال کی جائے۔

——— میاں چنوں ۳ فروری۔ تین دن سے آریہ سماج کا جلسہ ہو رہا ہے۔ جس میں میجک لینٹرن کے ذریعہ مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈا کیا گیا۔ اور ضبط شدہ کتاب بلیدان چترا دلی کی تصاویر انہی جادو کی لالٹین کے ذریعہ دکھائی گئیں

——— نئی دہلی ۸ فروری۔ سابقہ پروگرام کے مطابق ۱۶ فروری کو سائمن کمیشن مدراس روانہ ہو جائے گا۔ وہاں سے واپس آکر لاہور جائے گا۔ اور امید ہے۔ کہ گوجرانوالہ اور پنجاب کے بعض مقامات کا بھی دورہ کرے گا ٭

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے فرمودہ درس قرآن شریف سے نوٹ

وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ ؕ وَہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ

ان اُمیوں کے علاوہ ایک اور قوم ہے۔ جو ابھی ان اُمیوں سے نہیں ملی۔ اور وہ غالب اور حکمت والا ہے ۞

اس آیت کے نزول پر صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی۔ ومنھم یارسول اللہ وہ کون لوگ ہیں۔ آپ نے سلمان فارسی کی پیٹھ پر ہاتھ رکھکر فرمایا۔ لوکان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجال من ھٰؤلاء۔ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا جائیگا تو ان لوگوں میں کچھ لوگ اسے واپس لے آئیں گے۔ پس اس آیت میں پیشگوئی فرمائی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ فارسیوں میں سے آئے گا۔ جو دوبارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کو قائم کریگا۔ اس کے ذریعہ لوگ دینی علوم حاصل کرینگے ۞

وھو العزیز الحکیم۔ آخر میں پھر ان ۲ صفتوں کو دُہرا دیا۔ اور بتایا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ آخری زمانہ میں خدا کی ان چاروں صفات کا ظہور ہوگا ۞

سُورہ جمعہ رکوع دوم

(۳ر نومبر ۱۹۲۷ء)

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نُوۡدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنۡ یَّوۡمِ الۡجُمُعَۃِ فَاسۡعَوۡا اِلٰی ذِکۡرِ اللّٰہِ وَ ذَرُوا الۡبَیۡعَ ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو جب نماز کے لئے جمعہ کے دن آواز دی جائے۔ تو خدا کے ذکر کے لئے تیاری کرو اور بیع کو چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تمہیں علم ہو ۞

جمعہ کے دن کو اور جمعہ کی نماز کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے ساتھ خاص خصوصیت ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پر بہت زور دیا ہے۔ کہ مسیح موعود کا زمانہ جمعہ کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے۔ بعض نے غلطی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں سے یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے۔ حالانکہ یہ تو ایک دَور کا اندازہ ہے۔ جس طرح سات دنوں کا ایک دور ہے۔ کیا آٹھویں دن قیامت آجایا کرتی ہے نہیں بلکہ ہر جمعہ کے بعد ساتھ ہی ہفتہ شروع ہو جاتا ہے۔ یہ تو ایک دَور ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس قیامت کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اس سے وہ قیامت مراد نہیں۔ جس کے بعد فنا آنے والی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سات ہزار سال کا ذکر فرمایا ہے۔ وہاں یہ بھی فرمایا ہے کہ تعجب نہیں کہ اور ملکوں کے آدم کوئی اور ہوں۔ ممکن ہے کہ افریقہ کے لوگ اس آدم کی نسل سے نہ ہوں۔ جس کی نسل سے ہم ہیں۔ اسی طرح یورپ کے لوگ کسی اور آدم کی اولاد ہوں۔ غرض جہاں آپ نے آدم کا ذکر کیا ہے وہاں اس آدم کا ذکر مراد ہے جس کی موجودہ نسل پائی جاتی ہے۔ پس آپ کا بصورت امکان مختلف آدموں کا تسلیم کرنا بتاتا ہے کہ جب آپ دنیا کی عمر سات ہزار سال بتلاتے ہیں۔ اور اس کے بعد قیامت بتلاتے ہیں تو اس قیامت سے اور قیامت مراد ہے۔ اس سے مراد اس دُنیا کی نسل کا ایک دَور ہے۔ جو ختم ہوگا۔ اور آپ پہلے دَور کے خاتمہ پر آئے ہیں ۞

میرا اپنا عقیدہ یہی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس دَور کے خاتم ہیں اور اگلے دَور کے آدم بھی آپ ہی ہیں۔ کیونکہ پہلا دَور سات ہزار سال کا آپ پر ختم ہوا۔ اور اگلا دور آپ سے شروع ہوا۔ اسی لئے آپ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ جری اللہ فی حلل الانبیاء۔ اس کے یہی معنے ہیں۔ کہ آپ آیندہ نبیوں کے حُلّوں میں آئے ہیں۔ جس طرح پہلے انبیاء کے ابتدائی نقطہ حضرت آدم علیہ السلام تھے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو اس زمانہ کے آدم ہیں۔ آیندہ آنے والے انبیاء کے ابتدائی نقطہ ہیں۔

ایک مشابہت جمعہ کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ ہے کہ جمعہ کے دن اردگرد سے لوگ ایک جگہ اکٹھے ہوتے ہیں۔ جامع مسجد کو چھوڑ کر دوسری جگہ اکٹھا ہونا جائز نہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اور کسی شخص کو کوئی علیحدہ مرکز بنانے کی اجازت نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں تمام لوگوں کا فرض ہوگا۔ کہ اس مسیح کے گرد جمع ہوں۔ اور اس کے ساتھ وابستہ ہوں ۞

دوسری خصوصیت جمعہ میں یہ ہوتی ہے۔ کہ اس دن خطبہ ہوتا ہے۔ وعظ و تبلیغ ہوتی ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ تبلیغ کا زمانہ ہوگا ۞

تیسری خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ نماز جمعہ کے ۲ دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک حصہ وعظ و تبلیغ کا ہوتا ہے۔ دوسرا عبادت کا۔ مگر عبادت کے حصہ کو کم کرکے تبلیغ کا حصہ نکالا گیا ہے۔ اس میں گویا اس طرف اشارہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ خصوصیت کے ساتھ تبلیغ و اشاعت کا زمانہ ہوگا۔ دوسری یہ بات ہوگی کہ نمازیں جمع کرکے وقت نکالا جائے گا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمایا ہے۔ آخری زمانہ میں ایسی حالت ہوگی۔ کہ اس میں نمازیں جمع ہونگی۔ اس زمانہ میں ایسے ملکوں میں اسلام پہنچیگا جہاں نمازیں جمع کرنی پڑینگی۔ اور اس طرح عبادت میں تخفیف کی جائیگی۔

فاسعوا الیٰ ذکر اللّٰہ۔ سعی کے معنے ہیں۔ دوڑنا۔ تیاری کرنا۔ تعہد و کوشش کرنا فرمایا۔ جمعہ کے لئے تیار ہو کر چلو۔ یہاں نماز کا نام ذکر اللّٰہ رکھا ہے۔ بعض نے غلطی سے سمجھ لیا ہے۔ کہ نماز کے علاوہ ذکر ہوتا ہے۔ نماز ذکر میں شامل نہیں۔ حالانکہ یہاں ہی دیکھو۔ نماز کا نام ذکر اللہ رکھا ہے۔ گو نماز کے علاوہ بھی ذکر ہے۔ مگر یہ نہیں کہ نماز ذکر نہیں۔ نماز خود بھی ذکر ہے۔

جمعہ کے وقت تجارت کا چھوڑ دینا ہی بہتر ہے۔ نماز جمعہ کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑا زور دیا کرتے تھے۔ اور آپ نے اس کے متعلق کچھ احکام فرمائے ہیں ایک یہ کہ خطبہ میں ضرور شامل ہونا چاہیئے۔ حضرت عثمان رضؓ نے اسی لئے ۲ دو اذانیں مقرر کیں۔ کیونکہ حکومت کی وجہ سے کاموں کی زیادتی ہوگئی تھی۔ دوسرا یہ حکم ہے۔ کہ غسل کرنا چاہیئے۔ تیسرا یہ کہ خطبہ کے وقت خاموش رہنا چاہیئے۔ چوتھا یہ کہ اس دن کپڑے صاف ہوں جس کو توفیق نہ ہو۔ وہ ایک اچھا جوڑا تیار کر رکھے۔ پھر خوشبو لگائے ۞

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○

جب نماز ادا ہو جائے۔ تو زمین میں پھیل جاؤ۔ اور خدا کا فضل تلاش کرو۔ یعنی ایسے کام کرو۔ جو نیکی کے ہوں۔ فضل اللہ سے مُراد صرف تجارت ہی نہیں۔ بلکہ اور نیکی کے کام بھی ہیں۔ مثلاً عیادت مریض۔ جنازہ۔ بھائیوں سے ملاقات یعنی سوشل تعلقات قائم کرو ؛

چھٹیوں کی غرض ہی یہ ہوتی ہے۔ کہ سوشل تعلقات قائم ہوں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں یہ باتیں خاص طور پر ضروری ہوں گی تعلقات کا بڑھانا۔ قوموں کے ساتھ تعلقات کا قائم کرنا ضروری ہوگا۔ ہماری کامیابی کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہمارے تعلقات وسیع ہوں۔ اس زمانہ میں کامیابی کا راز سوشل تعلقات میں ہے۔ لیکن ہماری جماعت ابھی اس مقام پر بھی نہیں پہنچی۔ جس پر دوسری قومیں پہنچی ہوئی ہیں۔ حالانکہ اس کا تعلق سب سے بڑھا ہوا ہونا ضروری تھا ؛

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَۃِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ○

اور جب وہ تجارت یا لہو کو دیکھتے ہیں۔ تو اس کی طرف بھاگ پڑتے ہیں۔ اور تجھے کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں۔ ان سے کہدے کہ جو اللہ کے پاس ہے۔ وہ تجارت اور لہو سے بہتر ہے اور اللہ بہتر رزق دینے والا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ایک واقعہ ہوا۔ کہ لوگ جمعہ کے وقت تجارت کی طرف متوجہ ہو گئے۔ لیکن اس سے عام معنے مراد ہیں۔ کہ جب دینی معاملات کا وقت ہو۔ تو اس وقت دنیوی معاملات کو ترک کر دو۔ یہاں لہو سے مراد تماشہ نہیں بلکہ وہ لہو مراد ہے۔ جو مفید ہو۔ جیسے ورزش بچوں کو کہانیاں سُنانا۔ اس سے قوتوں میں نشو و نما پیدا ہوتا ہے۔ ترقی کے لئے اُمنگیں پیدا ہوتی ہیں۔ سارے لہو لغو نہیں ہوتے بلکہ مفید لہو بھی ہوتا ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ گو لہو مفید بھی ہو۔ مگر اس کو دین کے مقابلہ میں ترجیح دینا جائز نہیں ؛

سُورۃ منافقون رکوع اوّل

(۶ر نومبر ۱۹۲۷ء)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

مَیں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ جو بے انتہا کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ○

جب تیرے پاس منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو اللہ کا رسول ہے۔ اور اللہ جانتا ہے کہ تو اس کا رسول ہے۔ اور اللہ گواہی دیتا ہے۔ کہ منافق جھوٹ بولتے ہیں ؛

سُورۃ جمعہ کے بعد سورہ منافقون کا رکھنا بلا وجہ نہیں۔ قرآن کریم کی کوئی سُورۃ بلکہ کوئی آیت بھی بلا وجہ کسی جگہ پر نہیں رکھی گئی۔ بلکہ اس میں شروع سے آخر تک ترتیب پائی جاتی ہے۔ ہر سورۃ کے بعد جو دوسری سُورۃ شروع ہوتی ہے۔ وہ مضمون کے لحاظ سے اسی جگہ پر چاہیئے جس جگہ پر وہ رکھی گئی ہے ؛

یہ سُورۃ بھی سُورہ جمعہ کے بعد اس لئے رکھی گئی ہے۔ کہ جمعہ اجتماع پر دلالت کرتا ہے۔ اور ہمیشہ اجتماع میں منافق لوگ پیدا ہوا کرتے ہیں۔ جب کوئی قوم بنتی ہے۔ اور اس کو طاقت حاصل ہوتی ہے۔ تو پھر اس میں منافق لوگ شامل ہو جاتے ہیں۔ جب دشمنوں کے مظالم زیادہ ہو رہے ہوں اور ابھی ابتدا ہو۔ تو ایسی حالت میں منافق لوگ جماعت میں داخل نہیں ہوتے۔ اسی طرح کمزور طبع لوگ اس وقت سلسلہ میں داخل ہوتے۔ اور صداقت کو قبول کرتے ہیں۔ جب مظالم کم ہو جائیں۔ اور جماعت طاقت پکڑ جائے۔ کیونکہ اس وقت وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اب تکلیف نہیں ہوگی۔ ایسے لوگ داخل تو صداقت کے لئے ہی ہوتے ہیں۔ مگر جب منافقوں سے ملتے ہیں۔ تو بوجہ پہلے ہی کمزور ہونے کے ان کے اندر بھی نفاق پیدا ہو جاتا ہے۔ ان کے دل سفید کپڑے کی طرح ہوتے ہیں۔ پھر جس قسم کا آدمی ان کو مل جائے۔ اسی قسم کا رنگ ان پر چڑھ جاتا ہے۔ اگر مخلصوں کے ساتھ انہیں واسطہ پڑ گیا۔ تو اخلاص میں ترقی کر جاتے ہیں۔ اور اگر منافقین کی صحبت مل گئی تو نفاق پیدا ہو جاتا ہے ؛

قادیان میں بھی منافق ہیں۔ کیونکہ یہاں جماعت کافی تعداد میں ہے۔ اور رسوخ زیادہ ہے۔ اس وجہ سے یہاں کوئی تکلیف نہیں اُٹھانی پڑتی۔ اسی لئے کئی لوگ جنھیں دوسری جگہ تکالیف ہوں۔ یہاں ہجرت کر کے آجاتے ہیں۔ اس زمانہ میں عام طور پر ہجرت کمزوری کی وجہ سے کی جاتی ہے۔ حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہجرت ضروری تھی۔ مگر لوگ ہجرت نہیں کرنا چاہتے تھے۔ کیونکہ اس زمانہ میں مدینہ کی نسبت باہر زیادہ امن تھا۔ اور مدینہ میں زیادہ خطرہ تھا۔ یہی وجہ ہے۔ مہاجرین صحابہ میں سے کوئی منافق نہیں ہوا۔ بلکہ منافق مدینہ کے رہنے والوں میں سے پیدا ہوتے۔ اس زمانہ میں انصار تو ہیں ہی نہیں۔ کیونکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہجرت نہیں کی اور مہاجرین میں سے کئی ایسے ہیں۔ جو یا تو باہر کی تکلیف سے تنگ آکر کمزوری طبع کی وجہ سے آئے ہیں۔ یا کسی فائدہ کی غرض سے آئے۔ بعض دین کی خاطر بھی آئے۔ لیکن مخفی وجہ یہی تھی۔ کہ وہ کمزوری کی وجہ سے آئے۔ ایسے لوگ اگر منافقوں سے ملے تو منافق ہو گئے۔ اور اگر مخلصین کے ساتھ ملنے کا موقعہ ملا۔ تو اخلاص میں ترقی کر گئے ؛

پس جماعت کی ترقی کے ساتھ منافقوں کا پیدا ہونا بھی لازمی ہوتا ہے۔ اسی لئے سُورۃ جمعہ کے بعد جس میں اجتماع ذکر تھا۔ سورۃ منافقون کو رکھا ؛

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ منافق کہتے ہیں۔ ہم علےٰ رؤس الاشہاد گواہی دیتے ہیں کہ تو اللہ کا رسُول ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ تو ہم بھی جانتے ہیں کہ تو ہمارا رسُول ہے تیری رسالت کے لئے ان لوگوں کی گواہی کی ضرورت نہیں۔ مگر باوجود اس کے کہ تو واقعہ

میں ہمارا رسول ہے۔ ہم نے تجھے بھیجا۔ ہم کہتے ہیں۔ یہ منافق اپنی بات میں جھوٹے ہیں۔ باوجود ان کی اس سچی شہادت کے ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ منافق جھوٹے ہیں۔

اس میں کیا شک ہے۔ کہ دُنیا میں مادیات کے لحاظ سے سب سے بڑی صداقت خدا کا رسول ہوتا ہے۔ کچھ لوگ اس کی سچائی کی گواہی دیتے ہیں مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ یہ جھوٹے ہیں۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ وہ دل میں اس صداقت پر ایمان نہیں رکھتے تھے ؂

اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنایا ہوا ہے کہتے ہیں۔ خدا کی قسم ہم سچ کہہ رہے ہیں۔ مگر یہ خدا کے رستہ سے روکنے کے لئے کرتے ہیں۔ اور جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ اس کا نتیجہ بہت بُرا ہے ؂

منافق جب سامنے آتا ہے۔ تو صداقت کا اقرار کرتا ہے۔ اور بڑی بڑی قسمیں کھاتا ہے۔ کہ میرے اندر تو بڑا اخلاص ہے۔ بڑی محبت ہے۔ مگر دوسری جگہ جا کر انکار کرتا ہے۔ اور دوسرے لوگوں کو بھی فتنہ میں ڈالتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دُنیا میں بڑے بڑے بدکردار ہوتے ہیں۔ مگر یہ سب سے زیادہ بدکردار ہیں۔ جو کچھ یہ کرتے ہیں۔ جو فتنے یہ پھیلاتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو دھوکے دیتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ لوگ اپنے خیال میں تو اچھا ہی سمجھتے ہیں۔ لیکن درحقیقت ان کے لئے بہت بُرا نکلے گا ؂

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ

اس کی وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں نے ایمان لا کر پھر کُفر اختیار کیا پس ان کے دلوں پر مُہر لگ گئی ہے۔ اس لئے اب وہ نہیں سمجھتے ؂

جو شخص ایمان نہیں لاتا اور مخالفت کرتا ہے وہ تو ایک حد تک معذور ہوتا ہے لیکن جو شخص ایمان لا کر پھر انکار کرتا ہے۔ اور فتنہ پیدا کرتا ہے۔ وہ بہت بڑا مجرم ہے۔ کیونکہ اسپر تو آخری حجت پوری ہو گئی ہوتی ہے۔ وہ طبع علےٰ قلوبھم میں شامل ہو جاتا ہے۔ اور جس کے دل پر مُہر لگ جائے۔ وہ پھر کیسے سمجھ سکتا ہے ؂

وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ ؗ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ

اور جب تو منافقوں کو دیکھے۔ تو وہ ثقہ آدمی معلوم ہوں گے۔ اور باتیں ایسی کرینگے۔ کہ بڑا اخلاص ظاہر ہوتا ہے اور لوگ سُننے لگ جاتے ہیں۔ اور وہ اس طرح کھڑے ہوتے ہیں کہ گویا لکڑیاں گاڑی ہوئی ہیں۔ یعنی بڑے وقار سے کھڑے ہوں گے۔ مگر ذرا کوئی بات پیدا ہو جائے شور مچانے لگ جاتے ہیں کہ ہمارے خلاف سب کچھ کیا جا رہا ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے یہ دشمن ہیں۔ پس ان سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔ ان پر اللہ کی مار پڑے کہاں سے پھرے جاتے ہیں ؂

فرماتا ہے۔ ان کے جسموں کی طرف دیکھو۔ تو بڑے اچھے معلوم ہوتے ہیں معقول آدمی نظر آتے ہیں۔ بڑے ثقہ معلوم ہوتے ہیں۔ اور جب باتیں کرتے ہیں تو بڑے اخلاص کا اظہار کرتے ہیں۔ بڑی بڑی باتیں بناتے ہیں۔ مجالس میں بیٹھتے ہیں تو بڑے وقار سے بیٹھتے ہیں۔ گویا بڑے شاندار لوگ ہیں۔ ان کی ہیئت اور ان کی باتوں سے تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ بس یہ خدا کی راہ میں جان دینے کے لئے تیار ہیں۔ مگر جب ذرا شور پڑے تو کہتے ہیں۔ کہ یہ سب ہماری ہی ہلاکت کے لئے تیاری ہو رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو خود ہلاک کریگا۔ مومنوں نے ان کو کیا مارنا ہے۔ جو شخص اپنے قول اور عمل سے مومن کی عظمت اور اپنی ذلت کا اقرار کرتا ہے۔ وہ خود ذلیل ہے۔ اس پر کیا ہاتھ اٹھانا ہے جب وہ رینگنے والے کیڑے کی طرح ذلیل حالت میں ہے تو اور اسے کیا ذلیل کرنا ہے

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ

اور جب ان کو کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول تمہارے لئے بخشش مانگے گا۔ تو اپنے سر پھیر لیتے ہیں یعنی انکار کرتے ہیں۔ اور تم ان کو دیکھو گے۔ کہ وہ تکبر کرتے ہوئے رُک جاتے ہیں ؂

باوجود اس کے کہ ان کو دعوت دی جاتی ہے۔ رسول خود ان کے لئے استغفار کے لئے تیار ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی وہ تکبر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ باوجود تمہاری منافقت کے ہم نے تمہیں کہا کہ آؤ استغفار کرو اور رسول کے پاس آکر توبہ کرو۔ لیکن اب جب تم نے اس شفقت کو اس رعایت کو جو باوجود تمہارے منافق ہونے کے کی گئی تھی۔ نہیں مانا۔ تو اب رسول بھی تمہارے لئے استغفار کرے۔ تو ہم نہیں معاف کریں گے ؂

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ

اب اے رسول تو ان کے لئے استغفار کرے یا نہ کرے خدا ان کو ہرگز معاف نہ کریگا۔ خدا تعالیٰ ایسے فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا ؂

هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ

یہی لوگ کہتے ہیں کہ تم ان لوگوں پر مت خرچ کرو جو خدا کے رسول کے پاس رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ خود ہی چلے جائیں گے۔ اللہ کے لئے آسمانوں ا

زمین کے خزانے ہیں لیکن منافق اس بات کو نہیں سمجھتے ؎

منافق لوگ خیالی تدبیریں ہی کرتے رہتے ہیں۔ مثلاً وہ کہتے ہیں کہ رسول کو چندے مت دو۔ اس سے وہ لوگ خود بخود ہی چلے جائیں گے۔ جو رسول کے مخلص مرید بنے ہوئے ہیں۔ ان لوگوں کا چندوں پر ہی تو دارو مدار ہے۔ اور ان کے پاس ہے کیا جب چندے بند ہو جائیں گے۔ یہ سب آپ ہی منتشر ہو جائینگے۔ مگر منافق نہیں جانتے۔ کہ خدا کو اپنے سلسلہ اور رسول کے لئے چندوں کی کیا ضرورت ہے۔ وہ چندوں کا محتاج نہیں۔ وہ تو خود خزانوں کا مالک ہے ؎

یہاں بھی ایک شخص نے کہا۔ کہ اب تو خوب چندے ہوں گے۔ اس کے خیال میں یہی ہے۔ کہ صرف لوگوں کے چندوں پر کام چلتے ہیں۔ حالانکہ جس خدا کے یہ کام ہیں۔ اس کو چندوں کی کیا پرواہ ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے وقت آپ کی لاش کے پاس کھڑے ہو کر یہ وعدہ کیا تھا۔ کہ اگر دنیا میں ایک احمدی بھی نہ رہا۔ تو میں اکیلا احمدیت کو پھیلاؤں گا۔ اور دنیا کی مخالفت کی کوئی پرواہ نہ کروں گا۔ جس خدا نے مجھے انیس سال کی عمر میں ایسا دل دیا تھا۔ کیا وہ اب میری نصرت نہ کرے گا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ وہ ہم کو چندوں کے لئے کہتا۔ اور ہمیں ثواب کا موقعہ دیتا ہے۔ ورنہ وہ خود بھی مدد کر سکتا ہے۔ اور کرتا ہے۔

يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ۚ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝

منافق کہتے ہیں۔ جب ہم مدینہ کی طرف واپس پہنچینگے تو سب سے بڑا معزز شخص سب سے زیادہ ذلیل کو مدینہ سے نکال دیگا۔ حالانکہ اللہ کے لئے اور اس کے رسول اور مومنوں کے لئے عزت ہے۔ لیکن یہ منافق لوگ نہیں جانتے ؎

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنگ پر تشریف لے گئے۔ اس جنگ پر جاتے ہوئے ایک کنوئیں پر مہاجرین اور انصار کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ ایسا موقعہ منافقوں کے لئے تو بہت اچھا ہوتا ہے۔ ایک منافق نے انصار کو اکسانا شروع کیا۔ کہ دیکھو ان مہاجرین کو تم نے اپنے گھروں میں جگہ دی تھی۔ یہ ایسا کرتے ہیں۔ اور کہا۔ اچھا اب مدینے پہنچنے دو۔ ہمارا بڑا معزز آدمی یعنی عبداللہ بن اُبیّ بڑے ذلیل نعوذ باللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ سے نکالدیگا یہ بات اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچ گئی۔ آپ کے پاس اسی عبداللہ کا بیٹا آیا۔ اور آکر کہنے لگا۔ یا رسول اللہ! میں نے سنا ہے۔ میرے باپ نے ایسی بات کہی ہے۔ اگر اس کی اسے سزا دینی ہو۔ تو مجھے حکم دیا جائے۔ تاکہ میں اسے اپنے ہاتھ سے قتل کروں۔ کیونکہ اگر کسی اور نے قتل کیا تو شاید شیطان میرے دل میں کوئی وسوسہ پیدا کر دے۔

اب وہ شخص جس نے کہا تھا کہ مدینہ چل لینے دو۔ وہاں پہنچ کر نعوذ باللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ سے ذلیل کر کے نکالدیں گے۔ وہ خود مدینہ تک نہ پہنچا تھا۔ ابھی اپنے خیمہ میں ہی ہو گا۔ کہ اس نے اپنے بیٹے کا یہ ارادہ سُن لیا ہو گا اور ذلیل ہو گیا ہو گا ؎

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ لوگ نہیں جانتے۔ کہ معزز تو خدا ہے۔ پھر اس کا رسول اور اس کے مومن بندے معزز ہیں۔ منافق بھی کبھی معزز ہو سکتے ہیں ؎

سُورۃ منافقون رکوع دوم

(۷ر نومبر ۱۹۲۷ء)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝

اے ایمان والو! تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولاد ذکر اللہ سے غافل نہ کریں۔ جو لوگ ایسا کرینگے وہی نقصان اُٹھائیں گے ؎

ذکر اللہ سے مراد ایک تو وہ ذکر ہے۔ جو نمازوں کے طور پر اور تسبیح تحمید اور تبلیغ کے طور پر ہوتا ہے۔ یہ ذکر درحقیقت مقصود نہیں ہوتا۔ بلکہ ایک مشق ہوتی ہے۔ جیسے سپاہی مشق کرتا ہے۔ فوج میں اُسے کھڑا کیا جاتا ہے۔ کبھی اسے قدم ملا کر چلنے کی تاکید کی جاتی ہے۔ خاص ادا سے سلام کرنے کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہوتی۔ کہ یہ کام خود اپنی ذات میں مقصود ہوتے ہیں۔ نہ سپاہیوں کا چھاتی نکال کر کھڑا ہونا مقصود ہوتا ہے۔ نہ ان کا قدم ملا کر چلنا اصل مقصد ہوتا ہے۔ بلکہ یہ تمام حرکات اور مقاصد کے پورا کرنے کے لئے مشق کے طور پر ہوتی ہیں۔ مثلاً وہ سلام درحقیقت ایک سبق دیتا ہے۔ اس سے یہ سبق مراد ہوتا ہے۔ کہ جو کام تمہارے لئے تمہارا افسر یا تمہارا بڑا مقرر کرے اُسے قبول کرو ؎

اس سلام پر کوئی سپاہی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ ماتھے پر ہاتھ لیجانے میں کونسی ایسی بات ہے۔ کہ اس کے بغیر فوج کا کام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ سلام خود اپنی ذات میں یہ سبق دیتا ہے۔ کہ اپنے افسروں کا ادب اور احترام کرو۔ اسی طرح چھاتی نکالکر چلنے میں یہ مقصد ہوتا ہے۔ کہ ہر کام میں چستی اور ہوشیاری پیدا ہو۔ اسی طرح قدم ملا کر چلنے میں یہ سبق مقصود ہوتا ہے۔ کہ آرگنائیزیشن کی عزت قائم ہو۔ نظام کی عظمت اور اس کی پابندی اس مشق کے ذریعہ سے اس بات کا عادی بنانا مقصود ہوتا ہے۔ کہ اگر تمہارا قدم تیز بھی ہو تو بھی دوسروں کے ساتھ رہنا چاہیئے۔ ایسے کام میں جو نظام کے ماتحت ہو۔ اپنی تیزی کی وجہ سے کسی سے آگے نہیں نکلنا چاہیئے۔ اور اگر قدم سُست ہو۔ تو دوسرے بھائیوں کے ساتھ ملنے کی کوشش کرنی چاہیئے ؎

اسی طرح نماز بھی بذات خود مقصود نہیں۔ بلکہ اس سے یہ مقصد ہوتا ہے کہ انسان کے اعمال میں اور اس کے قلب میں خدا کی خشیت پیدا ہو۔ اس کو یہ مد نظر ہے کہ ایک بالا ہستی ہے۔ جو مجھ سے ایک خاص قسم کا کیریکٹر اور اخلاق چاہتی ہے۔ خدا تعالےٰ کے ساتھ ایک خاص تعلق پیدا ہو جائے۔ جس کے ماتحت وہ ہر ایک کام کرے۔ مثلاً اگر وہ کسی پر رحم کرے۔ تو طبیعت کی کمزوری کی وجہ سے رحم نہ کرے۔ بلکہ اس لئے کہ اس کے اندر اس وجہ سے رحم پیدا ہوتا ہے۔ کہ ایک بالا ہستی ہے۔ جس نے مجھ پر رحم کیا۔ اب مجھے بھی اسکی مخلوق پر رحم کرنا چاہیئے۔ بالا ہستی مجھ سے اس صفت کا تقاضا کرتی ہے ؎